احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

جنوری 2019ء

تمام انبیاء علیہم السلام کو حقیقتِ محمدیہ ﷺ کا فیض ملا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری (35 ویں عالمی میلاد کانفرنس 2018ء سے خطاب)

دُعا اور آدابِ دُعا

شیخ الاسلام کا علمی و تربیتی خطاب

اسلام میں قضا و قدر کا تصور

”اللہ نے جسے جتنا علم دیا وہ قرآن کو اتنا ہی جانتا ہے“

منہاج یونیورسٹی لاہور کانووکیشن 2018ء

رپورٹ

سانحۂ ماڈل ٹاؤن، سپریم کورٹ میں شیخ الاسلام کے دلائل

(اداریہ)

عالمی میلاد کانفرنس 2018ء (مینار پاکستان لاہور)

کراچی: میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس سے ڈاکٹر حسن محی الدین قادری خطاب کر رہے ہیں

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

بفیضان نظر
قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین الگیلانی البغدادی

زیر سرپرستی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

زیر نگرانی
ڈاکٹر حسن محی الدین قادری | ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

جلد 33 | شمارہ 1 | ربیع الثانی ۔ جمادی الاول ۱۴۴۰ھ | جنوری 2019ء

چیف ایڈیٹر: نور اللہ صدیقی

ایڈیٹر: محمد یوسف

ڈپٹی ایڈیٹر: محبوب حسین

ایڈیٹوریل بورڈ
محمد فاروق رانا، عین الحق بغدادی
محمد رفیق نجم، محمد ندیم چودھری

مجلس مشاورت
خرم نواز گنڈاپور، احمد نواز انجم
جی ایم ملک، تنویر احمد خان، سرفراز احمد خان
منظور حسین قادری، غلام مرتضیٰ علوی

قلمی معاونین
مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، پروفیسر محمد نصر اللہ معینی
ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، پروفیسر محمد الیاس اعظمی
ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی، علامہ شہزاد مجددی، محمد افضل قادری

حسن ترتیب

(اداریہ) نئی جے آئی ٹی، سپریم کورٹ کا فیصلہ اور شیخ الاسلام کے دلائل	چیف ایڈیٹر	3
القرآن: دعا اور آداب، دعا	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری	5
الفقہ: اسلام میں قضا و قدر کا تصور	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی	14
رپورٹ: تقریب رونمائی قرآنی انسائیکلوپیڈیا	محمد یوسف منہاجین	18
35ویں سالانہ عالمی میلاد کانفرنس 2018ء	رپورٹ	30
کانووکیشن منہاج یونیورسٹی لاہور 2018ء (رپورٹ)	طاہر شکیل	34
منہاج انسٹیٹیوٹ برائے قرأت و تحفیظ القرآن کی تقریب تقسیم اسناد	محمد عباس نقشبندی	37

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم — گرافکس: عبدالسلام
خطاطی: محمد اکرم قادری — عکاسی: قاضی محمود الاسلام

ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ
www.minhaj.info
www.facebook.com/minhajulquran
email:mqmujallah@gmail.com (مجلّہ آفس و سالانہ خریداران)
minhaj.membership@gmail.com (نظامت ممبر شپ/ رفقاء)
smdfa@minhaj.org (بیرون ملک رفقاء)

قیمت فی شمارہ: 35 روپے — سالانہ خریداری: 350 روپے

انتباہ! مجلّہ منہاج القرآن میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کئے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے اور نہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہوگا۔

بدل اشتراک: مشرق وسطیٰ جنوب مشرقی ایشیاء، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ وریاستہائے متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 01970014575103 حبیب بینک منہاج القرآن برانچ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور UAN:042-111-140-140 Ext:128

حمد باری تعالیٰ

شبِ غم، میں برہنہ سر ہوں دستارِ گُہر دینا
اجالا ہر طرف کردوں وہ خورشیدِ ہنر دینا

بہاروں میں نمو کی سبز کرنیں بانٹنے والے
مرے دامن کو بھی مہکی ہوئی کلیوں سے بھر دینا

ترے دربار میں جرأت کسے ہے لب کشائی کی
خدائے لم یزل، مجھ بے زباں کو چشمِ تر دینا

بھروسے پر ترے کشتی سمندر میں اتاری ہے
تو ہر موجِ بلا کو ساحلِ امید کردینا

تری قدرت سے پھولوں میں سجی رہتی ہیں تصویریں
ترا ہی کام ہے بوئے چمن کو بال و پر دینا

بناؤں نقش جو اس کا عطا کرنا پذیرائی
سخن کے آئینہ خانے میں عکسِ معتبر دینا

بہل جاؤں میں اک قطرے سے ناممکن مرے مولا
مجھے انؐ کی محبت کے ہزاروں بحر و بر دینا

جو مصروفِ طوافِ گنبدِ خضرا رہیں ہر پل
مجھے ایسا قلم دینا، مجھے ایسی نظر دینا

ریاضؔ بے نوا کی ہر خطا سے در گزر کرکے
تو اس کی آخرِ شب کی دعاؤں میں اثر دینا

(ریاض حسین چودھری)

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محافظ جس سفینے کا شہِ ہر دو سَرا ہوگا
غلط ہے یہ، کہ وہ خوراکِ طوفانِ بلا ہوگا

نگاہِ آسماں سے تجھ سا انساں کون گزرا ہے
زمیں نے گود میں کب تجھ سا پیغمبر لیا ہوگا

بھلا ایسی کہاں فیّاضی لطف و عطا ہوگی
بھلا ایسا بھی کوئی مصدرِ جود و سخا ہوگا

ازل سے چاند تاروں کی ضیا خیرات ہے ان کی
ابد کی لوحِ پیشانی پہ ان کا نقشِ پا ہوگا

طلب رکھتا ہوں ان کی لیکن اکثر سوچتا یہ ہوں
کہاں تک مجھ سے اُن کی آرزو کا حق ادا ہوگا

جب اُن کے در پہ میری پُتلیاں اشکوں میں ڈوبیں گی
مری دانست میں وہ وقتِ عرضِ مُدعا ہوگا

جدھر اُن کی نگاہ سرسری بھی پڑگئی ہوگی
وہ مٹی کیمیا ہوگی، وہ پتھر آئینا ہوگا

وہ اک نورِ ازل تھا جسمِ خاکی کے لبادے میں
زمیں میں جب سے ہے،قلبِ زمیں کا حال کیا ہوگا

نظر بھر کر نہ دیکھے گا مہ و خورشید کی جانب
وہ انساں جس کی نظروں میں مقامِ مصطفیٰ ہوگا

مجھے تو رات دن یہ فکر ہے دانشؔ کہ محشر میں
مرا اعمال نامہ پیش جب ہوگا تو کیا ہوگا؟

(احسان دانش)

اداریہ

نئی جے آئی ٹی، سپریم کورٹ کا فیصلہ اور شیخ الاسلام کے دلائل

5 دسمبر 2018 ء کے دن سپریم کورٹ آف پاکستان نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کے حوالے سے شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء کی درخواست پر نئی جے آئی ٹی کی تشکیل کے حق میں فیصلہ سناتے ہوئے درخواست نمٹا دی۔ پنجاب حکومت کی طرف سے تحریری جواب داخل کیا گیا کہ انہیں سانحہ ماڈل ٹاؤن کی ازسرنو تفتیش پر اعتراض نہیں جس پر سپریم کورٹ کے لارجر بنچ نے ایک ہی تاریخ پر فیصلہ سنا دیا۔ 8 ماہ قبل 8 اپریل 2018 ء کے دن لاہور رجسٹری میں شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء کی نمائندگی کرتے ہوئے تنزیلہ امجد شہید کی بیٹی بسمہ امجد چیف جسٹس میاں ثاقب نثار کی عدالت میں پیش ہوئی تھیں اورانہوں نے درخواست دی تھی کہ 17 جون 2014 ء کے دن میری والدہ تنزیلہ امجد اور میری پھوپھو شازیہ مرتضیٰ سمیت 14 افراد کو بے دردی سے شہید کر دیا گیا اوردرجنوں کو زخمی کیا گیا مگر انصاف ملنا تو دور کی بات، آج کے دن تک ملکی تاریخ کے اس بدترین سانحہ کی غیر جانبدار تفتیش بھی نہیں ہوسکی۔ چیف جسٹس سپریم کورٹ نے کمال شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے درخواست منظور کی اورفوری انصاف کی فراہمی کے لیے کچھ احکامات بھی جاری کیے جن پر بلاتاخیر عملدرآمد ہوا۔ چیف جسٹس نے انصاف کی فراہمی کے حوالے سے اپنے غیر متزلزل عزم کا اظہار کرتے ہوئے بسمہ امجد کو یقین دلایا کہ آئین اور قانون کے مطابق انصاف ہوگا۔ تاہم نئی جے آئی ٹی کی تشکیل کے حوالے سے چیف جسٹس کی عدالت میں قانونی وجوہات کے باعث معاملہ زیرغور رہا۔

نئی جے آئی ٹی بنوانے کے لیے 6 اکتوبر 2018 ء کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری لاہور رجسٹری میں بسمہ امجد اور شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء کے وکیل کی حیثیت سے پیش ہوئے۔ انسانی حقوق کے اس بنچ کی سربراہی چیف جسٹس میاں ثاقب نثار کررہے تھے۔ شیخ الاسلام نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ عوام کی دادرسی کے لیے چیف جسٹس کے اقدامات اورخصوصی دلچسپی قابلِ تحسین ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی جے آئی ٹی بنانا اس لیے بھی ضروری ہے کیونکہ جو پہلی جے آئی ٹی بنائی گئی تھی اس میں ملزمان خود شامل تھے اور جانبدار جے آئی ٹی سے انصاف کی کوئی توقع نہیں کی جاسکتی تھی۔ سابق حکمرانوں کے احکامات پر بننے والی جے آئی ٹی نے یکطرفہ شہادتیں ریکارڈ کیں جبکہ متاثرین حکومتی دباؤ اورخوف کی وجہ سے پیش نہیں ہوئے۔ چیف جسٹس نے استفسار کیا کہ کیا استغاثہ دائر ہونے کے بعدنئی جے آئی ٹی بنائی جاسکتی ہے؟ جواب میں ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ ماضی میں سانحہ بلدیہ سمیت متعدد مقدمات پر جے آئی ٹیز بنائی جانے کی مثالیں موجود ہیں جس پر چیف جسٹس میاں ثاقب نثار نے پنجاب پراسیکیوشن، حکومت پنجاب اور ملزمان کونوٹس جاری کیے اور کہا کہ 5 دسمبر 2018 ء کو لارجر بنچ نئی جے آئی ٹی کی تشکیل کے ضمن میں قانونی پہلوؤں کا جائزہ لے گا۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کیس کے قانونی پس منظر کا ذکر کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ ماضی کی پنجاب حکومت نے پراسیکیوٹر جنرل پنجاب کی خصوصی تعیناتی کی اور انہیں ایسی مراعات دیں جس کی اس تقرری سے قبل اور بعد میں کوئی مثال موجودنہیں۔ انہیں صرف اورصرف سانحہ ماڈل ٹاؤن کے مقدمے کی مانیٹرنگ کیلئے بطور پراسیکیوٹر جنرل تعینات کیا گیا اور نوٹیفکیشن میں یہ لکھا گیا تھا کہ اضافی مراعات ان کی ریٹائرمنٹ کے بعد کسی دوسرے پراسیکیوٹر جنرل کیلئے نہیں ہونگی۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے اس آرگومنٹ پر بنچ نے بھی اظہار حیرت کیا اور ثبوت کے طور پر ڈاکٹر

محمد طاہرالقادری نے نوٹیفکیشن کی کاپی بھی بنچ کو پیش کی۔

5 دسمبر 2018ء کے دن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دوسری بار اسلام آباد میں لارجر بنچ کے سامنے پیش ہوئے اور انہوں نے نئی جے آئی ٹی کی تشکیل کے حوالے سے لارجر بنچ کے روبرو دلائل دیتے ہوئے کہا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کی تحقیقات کیلئے لاہور ہائیکورٹ کے سینئر جج جسٹس علی باقر نجفی کی سربراہی میں عدالتی کمیشن بھی بنا جس کی فائنڈنگز میں واضح طور پر پنجاب حکومت کو سانحہ کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ اس رپورٹ کی روشنی میں پنجاب حکومت نے قانونی اقدامات کرنے کی بجائے اس رپورٹ کو دبا لیا اور ہمیں اس رپورٹ کے حصول کے لیے کئی سال کٹھن قانونی مراحل سے گزرنا پڑا۔ جن حکمرانوں سے ہمیں رپورٹ ہی بڑی مشکل سے ملی وہ انصاف دینے میں کیوں کر سنجیدہ ہو سکتے تھے؟ انہوں نے اپنے دلائل میں کہا کہ ساڑھے 4 سال سے انصاف نہیں ملا، اب ہماری بات سنی جارہی ہے اور اب ہم محسوس کررہے ہیں کہ انصاف کا دروازہ کھل گیا ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے چیف جسٹس کے استفسار پر بتایا کہ سانحہ کے 157 گواہ تھے، 23 گواہان کے بیانات ہو چکے ہیں اور سانحہ کے ایک مرکزی کردار مشتاق سکھیرا کی طلبی کے فیصلہ کے بعد اب کیس پھر زیرو پر آ گیا ہے، آج کے دن کیس وہیں پر کھڑا ہے جہاں پہلے دن تھا۔

عدالت کی طرف سے نئی جے آئی ٹی بنانے کے حق میں فیصلہ سنانے کے بعد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کہا کہ عدالت عظمیٰ نے ثابت کر دیا کہ عدل کے چراغ ابھی گل نہیں ہوئے، سپریم کورٹ نے اپنا قول پورا کر دیا، انصاف کا بول بالا کر دیا اور مظلوم کی داد رسی کی۔ انہوں نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے لارجر بنچ کے پانچوں ججز کا شکریہ ادا کیا اور اس بات پر اطمینان اور مسرت کا اظہار کیا کہ لارجر بنچ نے محبت اور اطمینان سے بات سنی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری جب دلائل دے رہے تھے تو لارجر بنچ کی طرف سے ریمارکس آئے کہ آپ کی گفتگو مسحور کن ہوتی ہے، آپ کو لوگ ساری ساری رات سنتے ہیں، ہم بھی آپ کو سننا چاہتے ہیں۔ الحمدللہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مظلوموں کا مقدمہ لڑنے کا حق ادا کر دیا اور لارجر بنچ کے معزز ممبران کو مطمئن کیا۔ یہ بات دعوے کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ آج تک پاکستان میں کسی لیڈر نے اس طرح اپنے کارکنوں کے کندھے سے کندھا نہیں لگایا جس طرح شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اپنے کارکنوں کا مقدمہ لڑا اور انہیں انصاف کی دہلیز تک لائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ حصولِ انصاف کا ایک بڑا مرحلہ طے ہوگیا۔ ان سطور کی اشاعت تک نئی جے آئی ٹی کی تشکیل کیلئے قانونی مراحل طے پا جائینگے اور سانحہ کی ازسرنو غیر جانبدار تفتیش کا آغاز بھی ہوچکا ہوگا۔ سابق حکمرانوں نے کیس کو داخل دفتر کرنے کیلئے اور حقائق مسخ کرنے کے لیے ریاستی طاقت کا بے رحم استعمال کیا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اب سانحہ کے نہاں گوشوں سے پردے اٹھیں گے اور جو سچ ہے وہ سامنے آئے گا۔ شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء، عوامی تحریک اور تحریک منہاج القرآن کی قیادت انصاف چاہتی ہے۔ ہم نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کو سیاسی مفادات کے حصول کا ذریعہ نہیں بنایا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے حکم پر اس وقت تک پرامن احتجاج ہوتا رہا جب تک ایف آئی آر درج نہیں کی گئی تھی اور غیر جانبدار جے آئی ٹی نہیں بنائی گئی تھی اور جسٹس باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ پبلک نہیں کی گئی تھی۔ جب سے سپریم کورٹ نے درخواست پر غور کیا، نہ کوئی مظاہرہ کیا گیا اور نہ ہی کسی عدم اطمینان یا تشویش کا اظہار کیا گیا کیونکہ شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء کا سب سے بڑا موقف اور مطالبہ غیر جانبدار جے آئی ٹی کی تشکیل کا تھا اور الحمدللہ اس مؤقف کو تسلیم کر لیا گیا۔

(نوراللہ صدیقی)

میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں

اللہ ہم سے دور نہیں، اس بات کا یقین دُعا کا ادب ہے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا علمی و تربیتی خطاب

ترتیب وتدوین: محمد یوسف منہاجین، معاون: محمد خلیق عامر

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَo (البقرة،۲:۱۸۶)

’’اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے، پس انہیں چاہیے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تاکہ وہ راہِ (مراد) پا جائیں‘‘۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے قبولیتِ دعا اور آدابِ دعا کے متعلق درج ذیل چار شرائط و آداب بطورِ خاص بیان کیے ہیں اور یہ آداب وشرائط ایسے ہیں جنہیں ہمارے شعور میں اچھی طرح جاگزیں ہونا چاہیے تاکہ ہمہ وقت پوری بیداری کے ساتھ ہمارا شعور ان سے آگاہ اور ان سے متعلق رہے اور کسی بھی وقت ہمارے شعور سے یہ چیزیں جدا یا خارج نہ ہوں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا یقین

قبولیت و آدابِ دعا سے متعلق پہلی شرط اور ادب اللہ رب العزت کے فرمان ’’فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ‘‘ میں مذکور ہے کہ وہ ذات ہمہ وقت ہمارے قریب ہے۔ گویا بندے کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے پہلا ادب یہ سکھایا کہ بندہ اس یقین کو پختہ کر لے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے دور نہیں اور ہم اللہ تعالیٰ سے دور نہیں ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہمارے اتنے قریب ہے کہ اسے ہماری ہر حاجت وضرورت کا علم ہے، ہمارے نفع و نقصان کو ہم سے بھی بہتر جانتا ہے اور ہماری ہر مشکل کو آسان کرنے پر قادر بھی ہے۔ اُس کے قریب ہونے کا یقین بندے کے دل و دماغ میں راسخ ہونا دعا کا پہلا ادب ہے جو قرآن مجید ہمیں سکھا رہا ہے۔

کوئی شخص یہ نہیں مانے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کو خود سے دور سمجھتا ہوں، ہر کوئی کہتا ہے کہ ہاں میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے قریب ہے مگر صرف زبان سے کہنے سے بات نہیں بنتی بلکہ بندے کا شعور، دماغ، فکر، سوچ اور ادراک ہر چیز اس بات کا کامل یقین کرے کہ اللہ تعالیٰ میرے قریب ہے۔ گویا وہ اپنے شعور کی آنکھ سے اللہ تعالیٰ کی قربت کا مشاہدہ کر رہا ہے، اس کا دل و دماغ اللہ تعالیٰ کی قربت کے آثار کو دیکھ رہا ہے اور اس کے قلب و روح کی کیفیات میں احساس ہو کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے اور اللہ تعالیٰ بندے کے قریب ہے۔ یعنی یہ علم حقیقی احساس اور مکمل ادراک بن جائے کہ وہ مجھ سے اور میں اس سے دور نہیں ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کے احساس کی دلیل یہ ہے کہ وہ بندہ پھر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کر سکتا۔ مثلاً: ایک بچہ یا بہن بھائی اپنے ماں باپ کی موجودگی کے احساس کی وجہ سے شرارتیں اور لڑائی جھگڑا نہیں کرتے۔ اسی طرح سزا دینے پر

☆ (خطاب نمبر: Ft-18)، (تاریخ: ۲۴ جون، ۲۰۱۳ء)، (مقام: مرکزی سیکرٹریٹ تحریک منہاج القرآن)

قادر حاکم یا نگران کی موجودگی میں کوئی آدمی قانون نہیں توڑے گا۔ یورپ اور ترقی یافتہ ممالک میں سپیڈ چیک کرنے والے کیمروں کی موجودگی اور جرمانہ کے ڈر کے احساس کی وجہ سے کوئی بھی شخص قانون شکنی نہیں کرتا۔ اس لیے کہ اسے معلوم ہے کہ قانون کا شکنجہ اس کے قریب ہے اور وہ کسی چھوٹی سی غلطی پر بھی اس کی گرفت میں آجائے گا۔

پاکستان میں ایسا کیوں نہیں ہوتا؟ اس لیے کہ پاکستان میں ہر شخص کو معلوم ہے کہ قانون، حاکم اور عدالت کمزور ہے، قانون میں کرپشن کے راستے ہیں، ہر ایک کو خریدا جاسکتا ہے لہٰذا میری گرفت نہیں ہوسکتی۔ اس بناء پر ہر وقت ملک میں قانون شکنی ہوتی رہتی ہے۔

مذکورہ امثال کو ذہن نشین کر کے ہر کوئی اپنے اور اپنے مولیٰ کے درمیان تعلق کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ بندہ اس لیے نافرمانی و گناہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے اور اسے ناراض کرنے والے اعمال کا مرتکب ہوتا ہے کہ اسے اس بات کا کامل شعور اور یقین نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے قریب ہے اور اگر اس بات پر رسماً ایمان ہے تب بھی اس کے دل اور دماغ پر اس تصور، علم، شعور اور ادراک کی حکومت اور غلبہ نہیں۔ اس کے دل و دماغ اور ذہن سے چونکہ یہ شعور اتر گیا ہے اور غفلت کے پردوں میں دب گیا ہے، اس لیے وہ روزمرہ کی زندگی میں گناہ کرتا ہے، غافل رہتا ہے، عبادت میں بے پرواہی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی بندگی و اطاعت بجا نہیں لاتا اور گناہ و نافرمانی کا مرتکب ہوتا رہتا ہے۔ وہ جس وقت یہ سارے بداعمال کرتا ہے، اس وقت اس کا یہ شعور غیر حاضر ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے دیکھ اور سن رہا ہے۔ اس کا یہ یقین غفلت یا عدمِ التفات کے پردوں میں دبا ہوا ہے کہ میرے دل کے احوال و کیفیات سے بھی میرا مولیٰ واقف ہے۔

اس شعور کے مکمل طور پر بیدار نہ رہنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بندہ درحقیقت بالواسطہ (indirctly) خود کو اللہ تعالیٰ سے دور سمجھ رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنے آپ سے دور سمجھ رہا ہوتا ہے۔

مذکورہ آیتِ کریمہ میں اسی جانب متوجہ کیا جارہا ہے کہ میرے محبوب ﷺ! ان لوگوں کو بتادیں کہ میں ان کے اتنا قریب ہوں کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتے۔ میں ان کی سوچ، تصور، خیال اور تخیل سے بھی زیادہ ان کے قریب ہوں۔ میں ان کے اس فعل سے بھی قریب ہوں جو ان کے جسم، ہاتھ اور قدموں سے صادر ہو رہا ہے اور ان کے قلب کی کیفیات سے بھی قریب ہوں جن کا یہ حسد، بغض و عناد اور دل کے گناہوں کی شکل میں ارتکاب کرتے ہیں۔

”اِنِّیْ قَرِیْبٌ“ کے الفاظ فقط ایک عقیدے، ایک قول، ایک لفظ کی بات نہیں ہے بلکہ اسے ایک زندہ شعور بنانے کی ضرورت ہے۔ دل، دماغ، روح، سوچ، فکر اور رگ و ریشہ میں ہمہ وقت جاری خون سے بھی زیادہ مولیٰ ہمارے قریب ہے۔ پس یہ تصور ہر وقت، صبح و شام، لحہ بہ لحہ اتنا پختہ ہوجائے کہ کبھی اس میں غفلت نہ ہو اور اس سے بے خیالی پیدا نہ ہوتو اس کیفیت کا پیدا ہونا قبولیتِ دعا کی پہلی شرط ہے۔

۲۔ توکّل

اللہ رب العزت نے اپنی قربت کے یقین کے تصور کو پختہ کروانے کے بعد مزید ارشاد فرمایا:

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ. (البقرہ، ۲:۱۸۶)

”میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے“۔

یعنی ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی پکارنے والے کی پکار کا جواب نہ عطا فرمائے۔ لہٰذا اس تصور کو بھی پختہ کریں کہ ہم اللہ کو پکارنے والے، اس سے مانگنے وطلب کرنے والے اور اس سے ہمکلام ہونے والے ہیں۔ ہم اللہ کی طرف یہ جانتے ہوئے ملتفت و متوجہ ہوں اور اُسے پکاریں کہ وہ قریب ہے۔ پکارنے سے پہلے اس نے اپنے قریب ہونے کے تصور کو ہمارے دل و دماغ میں بٹھایا، تب کہا کہ میں ہر پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے۔

آیت مبارکہ کے یہ الگ الگ ٹکڑے نہیں بلکہ ہم نے انہیں الگ الگ بنا دیا ہے۔ آیت مبارکہ میں مذکور ان حصوں کو جوڑ کر ایک عقیدہ، یقین، ایمان اور ایک دعا بنتی ہے اور اس کی قبولیت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کو پکارنے اور اس سے دعا مانگنے کا دوسرا ادب یہ ہے کہ دعا اس یقین سے مانگیں کہ مولیٰ قریب ہے اور میں جو مانگ رہا ہوں، میری طلب و ضرورت اور میرے حق میں بہتری کو وہ مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ وہ اس امر کا بھی مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے کہ مجھے کب چاہیے اور کب نہیں چاہئے؟ ممکن ہے میری اپنی ضرورت کے بارے میں میرا تجزیہ (Assesment) غلط ہو۔ وہ چونکہ میری جان سے بھی زیادہ میرے قریب ہے، سو اس کا جاننا میری Assesment سے زیادہ صحیح ہے اور اس کا علم میرے علم سے زیادہ درست اور بہتر ہے۔ اس لیے کہ انسان کو اپنی ضروریات کا علم اپنی کیفیات اور ذاتی تجزیات (Personal Assesments) کی بناء پر ہوتا ہے کہ کون سی شے اس کے لیے فائدہ مند اور بہتر ہے اور یہ شے اس کو کتنی جلدی مطلوب ہے جبکہ وہ رب ہماری شہ رگ اور جان سے بھی زیادہ ہمارے قریب ہے، اس لیے وہ ہماری حاجت کا ہم سے بھی بہتر علم رکھنے والا ہے۔

جب ہم یہ تصور قائم کر لیتے ہیں کہ وہ ہمارے احوال، ضروریات، حاجات، رغبات، طلبات اور ہماری دعوات (پکار) کا ہم سے زیادہ واقف ہے، ہمارے نفع و نقصان کا وہ ہم سے بہتر جاننے والا ہے، تو ہمارا یہ تصور زندہ و تابندہ، جاری و ساری اور بیدار شعور بن جاتا ہے اور پھر یہیں سے ''توکل'' جنم لیتا ہے۔

مذکورہ آیت کا پہلا حصہ ''فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ''،''یقین'' کی ایک فرع (Branch) تھی کہ وہ ہمارے قریب ہے اور اب اس کے ساتھ ''توکّل'' بھی شامل ہوگیا کہ جب وہ ہمارے حال اور ہماری ضرورتوں کو ہم سے بھی بہتر جانتا ہے تو بندہ اپنا سب کچھ اس پر چھوڑ دیتا ہے اور اسی پر توکّل کرتا ہے۔

جب بندہ سب کچھ اس پر چھوڑ دیتا ہے اور اس پر توکل کرتا ہے تو نتیجتاً اس سے عجلت اور تیزی ختم ہو جاتی ہے۔ اگر کسی الوہی حکمت کے پیش نظر بندہ کی دعا کی عدم قبولیت یا قبولیت میں تاخیر ہوجائے تو وہ بندہ شکوہ و شکایت نہیں کرتا، اس لیے کہ وہ اس یقین پر قائم ہو جاتا ہے کہ وہ میرے حال کو مجھ سے بہتر جانتا ہے اور مجھ سے بہتر کرنے والا ہے۔ اس سوچ سے اس کے اندر سے بے صبری اور عجلت ختم ہو جاتی ہے۔ وہ اِن خیالات سے پاک ہوجاتا ہے کہ میری دعا کے بعد اب تک ایسا کیوں نہیں ہوا؟ ویسا کیوں نہیں ہوا؟

یاد رکھیں! عجلت بندے کو بے چینی (Anxiety) کی طرف لے جاتی ہے اور بے چینی بڑھتے بڑھتے بندے میں پژمردگی، آرزدگی، ذہنی دباؤ (depression) پیدا کرتی ہے۔ depression سے بندے میں منفیت (negativity) آ جاتی ہے، اس کی سوچیں منفی ہو جاتی ہیں اور پھر رفتہ رفتہ ایمان ختم ہو جاتا ہے۔

عجلت اور بے چینی کے سبب پیدا ہونے والی ان جملہ نفسیاتی امراض کا علاج اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت کے پہلے دو حصوں میں یقین اور توکل کی صورت میں بیان فرمادیا۔

۳۔ اطاعت وفرمانبرداری

اسی آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:

فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي . (البقرہ، ۲:۱۸۶)

''پس انہیں چاہیے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں''۔

یقین اور توکّل سے اپنے ظاہر و باطن کو مزین کرنے کی ہدایت دینے کے بعد اللہ رب العزت نے دعا کی قبولیت کی تیسری شرط اور ادب یہ بیان فرمایا کہ اس کی فرمانبرداری اختیار کرو۔ صدقِ دل اور صالح عمل کے ساتھ اس کے بندے بن جاؤ، اس کے احکامات کی اطاعت بجا لاؤ، اس سے بے وفائی اور حکم شکنی چھوڑ کر اس کے فرمانبردار بندے بن جاؤ۔

یاد رہے کہ فرمانبرداری ایک ہمہ وقتی عمل ہے۔ فرمانبرداری اور دعا میں فرق ہے۔ دعا تو ہم اسی وقت کریں گے جب ہمیں کوئی طلب، ضرورت یا حاجت ہوگی، جب گناہوں کا بوجھ کندھوں پر محسوس ہوگا تو گناہوں کی معافی اور توبہ کی طرف متوجہ ہوں گے۔ تنگدستی کی صورت میں رزق میں فراخی مانگیں گے، بیماری کی صورت میں شفا مانگیں گے۔ مشکلات کے وقت آسانیاں مانگیں گے۔ الغرض جب بھی کسی قسم کی کوئی ضرورت و حاجت ہمیں پیش ہوگی تو اسی وقت ہم دعا مانگیں گے۔ گویا دعا کے لیے حالات (situations)، اوقات (Times) اور لمحات (moments) ہوتے ہیں۔ جبکہ فرمانبرداری کے لیے ساعات،

لمحات اور اوقات نہیں ہیں بلکہ پوری زندگی کے ہر ہر لمحہ پر فرمانبرداری غالب ہے۔ رات دن، صبح شام، خوشی غمی، دکھ سکھ، فراخی تنگی، سفر حضر، دشمنی دوستی، بیماری صحتمندی، الغرض کوئی بھی وقت، لمحہ، کیفیت، ساعت ہو، ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں رہنا ہوگا۔ فرضی عبادات اور حقوق العباد کو ہمہ وقت نہ صرف اپنی ترجیحات میں رکھنا ہوگا بلکہ ان کو بروقت وسیع ظرف اور خوش دلی کے ساتھ ادا کرنا ہوگا۔

گویا اللہ تعالیٰ کی عبادت گزاری، طاعت اور وفاداری میں ہمہ وقت مستعد رہتے ہوئے اس کے حکم کو بجا لانا اور اس کی بندگی میں رہنا فرمانبرداری ہے اور دعا کی قبولیت کی شرائط وآداب میں شامل ہے۔

پہلی دو شرائط ’’یقین اور توکل‘‘ کا تعلق قلبی کیفیات سے تھا جبکہ یہ تیسری شرط عمل سے متعلق ہے کہ ہمارا کوئی عمل زندگی میں اللہ کے حکم اور اس کی رضا کے خلاف نہ ہو۔

اگر ان تینوں شرائط کے حوالے سے ہم اپنا محاسبہ و موازنہ کریں تو ہمیں خود ہی معلوم ہوجائے گا کہ ہماری دعاؤں کی عدم قبولیت کی راہ میں ہم خود ہی سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ لہذا ہمیں صبح و شام اپنا محاسبہ خود ہی کرنا ہوگا، اپنے اعمال پر نظر رکھنا ہوگی کہ کیا ہماری زندگی صبح و شام اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزرتی ہے۔۔۔؟ کیا ہم اپنے معاملات و معمولات میں اخلاقِ حسنہ کو اختیار کرتے ہیں۔۔۔؟ کیا ہم لوگوں سے نرمی و محبت اور ایمانداری سے پیش آتے ہیں۔۔۔؟ کیا ہم دھوکہ بازی، خیانت، دجل وفریب، بددیانتی اور خیانت سے اجتناب کرتے ہیں۔۔۔؟

ان تمام شرائط کو عبادات کے ساتھ ساتھ معاملات میں بھی ملحوظ خاطر رکھنے کا حکم ہے۔ باہمی رویوں میں بھی اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے۔ والدین، اولاد، شوہر، بیوی، رشتہ داروں، پڑوسیوں، اساتذہ، تلامذہ، بہن بھائیوں، امیر وغریب الغرض معاشرے میں بسنے والے ہر طبقہ کے حقوق کی ادائیگی کرنا اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے حکم میں شامل ہے۔ یعنی بات صرف عبادات ہی پر ختم نہیں ہوتی بلکہ معاملات اور اخلاق بھی فرمانبرداریِ الٰہیہ کی ایک جہت ہیں۔ اگر بندہ کاملاً اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بن جائے تو دعا کی قبولیت کا راستہ ہموار ہو جاتا ہے۔

ہم نے فرمانبرداری کو الگ موضوع بنا دیا ہے اور دعا کی قبولیت کو الگ موضوع بنا دیا ہے حالانکہ فرمانبرداری اور قبولیتِ دعا لازم وملزوم ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں چونکہ ہم بیمار ہوئے ہیں سو صرف دعا سے ہی ہمیں شفا ملنی چاہیے۔۔۔ ہماری حاجت، پریشانی، دکھ اور مشکل محض دعا سے حل ہونی چاہیے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ معاذ اللہ کوئی ہمارا پابند ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم فرمانبرداری کریں یا نہ کریں، اس کا قبولیتِ دعا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس سوچ اور تصور کی وجہ سے ہماری زندگیوں میں ربط نہیں رہا اور زندگی شکوؤں اور پریشانیوں سے بھر گئی ہے۔ اس آیت کریمہ نے ان سارے حصوں کو جوڑ کر ایک وحدت بنا دیا کہ اگر دعا کی قبولیت چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کرو۔

فرمانبردار بندوں کا حال آقا ﷺ نے یوں بیان فرمایا:

اگر کوئی شخص اللہ رب العزت کا اتنا فرمانبردار، ذاکر اور عبادت گزار بن جائے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر، عبادت، فرمانبرداری اور اطاعت میں اس کا مشغول رہنا اسے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنا سوال کرنے، دعا کرنے اور التجا کرنے کی بھی فرصت نہ دے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی بندگی و غلامی میں بندہ اتنی تگ و دو کرتا رہے کہ اپنی حاجت اور سوال ہی بھول جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو اس کے سوال کرنے سے بھی زیادہ عطا فرماتا ہے۔

اس بندے کو بن مانگے کئی زیادہ عطا کرنے کے پیچھے راز یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ یہ شخص میری وفاداری، فرمانبرداری، ذکر، عبادت اور مجھ سے تعلق قائم کرنے میں اتنا مشغول ہو گیا ہے کہ اسے اپنی حاجت وضرورت بھی یاد نہیں، اپنا مانگنا اور سوال بھی بھول گیا ہے تو وہ اس کے اس حال سے خوش ہوتا ہے کہ میرا بندہ میرا کتنا وفادار ہے اور اسے میری عبادت میں کتنی لذت آ رہی ہے، میرے ذکر میں کتنا کھو گیا ہے، میری یاد میں کتنا فنا ہے کہ میرے ذکر، عبادت اور فرمانبرداری کی لذت اور سرور میں اسے اپنی حاجت ہی یاد نہیں رہی تو وہ ایسے بندے کی بن مانگے جھولیاں بھرتا رہتا ہے۔ فرمانبرداری کے اندر قبولیت کا راز ہے اور ایک فرمانبردار بندے کا وہ مالک الملک خود کارساز ہو جاتا ہے۔

۴۔ کامل ایمان

قبولیتِ دعا کے تین آداب و شرائط بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ . (البقرہ، ۲: ۱۸۶)

''اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں''۔

اس آیت کریمہ میں ابتداء ہی سے اللہ رب العزت مومنین سے خطاب فرمارہا ہے مگر اس کے باوجود وہ ارشاد فرماتا ہے کہ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ مجھ پر ایمان لاؤ، تو اس کا معنی یہ ہے کہ جتنی باتیں میں نے تم سے پہلے کہی ہیں کہ میں تمہارے قریب ہوں تو اس کا یقین پختہ کرو۔ میں نے کہا کہ میں ہر پکار کوسنتا ہوں تو اس کا یقین پیدا کرو، میں نے کہا کہ میری فرمانبرداری اختیار کرو، تمہارا ہر کام ہو جائے گا تو اس کا یقین پیدا کرو۔ جب اس معنی میں مجھ پر پختہ یقین رکھو گے تو:

لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ. تم راہِ ہدایت پاجاؤ گے۔

گویا وہ بندے جنہوں نے دعا کی ان مذکورہ شرائط کو پورا کر دیا تو انہیں مراد مل جائے گی۔ اس آیت کریمہ نے مراد کے مل جانے تک کی ضمانت عطا فرمادی کہ اگر میرے بندے ان شرائط کو پوری کرلیں تو وہ یقیناً مراد پا جائیں گے۔

دعا عین عبادت ہے!

حضرت نعمان بن بشیرؓ روایت کرتے ہیں کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا:

الدُّعَاءُ هُوَ العِبَادَة. ''دعا عین عبادت ہے''۔

ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے فرمایا:

الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَة. ''دعا پوری عبادت کا مغز اور نچوڑ ہے''۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ دعا میں اللہ تعالیٰ کی طرف التفات ہے، بندہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے، اپنے دل و دماغ اور قلب و روح کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا اور اس کا منگتا بنتا ہے۔ منگتا بننا اصل تذلل، خشوع وخضوع اور بندگی کا حسن ہے۔ بندہ اللہ سے تب ہی مانگتا ہے جب خود کو بے بس اور بے کس سمجھتا ہے اور مولیٰ کو مالک و قادر اور دینے والا سمجھتا ہے۔

درحقیقت دعا کے ذریعے بندے کا رشتہ اپنے مولیٰ سے قائم ہو رہا ہے۔ بندہ اس کی طرف متوجہ ہو کر مانگتا ہے کہ مولیٰ! میں بے بس ہوں، میرے اختیار میں کچھ نہیں، ہر شے تیرے ہاتھ میں ہے، تو مجھے عطا کر، تو میری مدد کر، تو مجھے ہدایت دے، تو مجھے ایمان، عملِ صالح کی توفیق، بخشش، رزق اور دنیا و آخرت کی نعمتیں عطا کر۔ بندہ جب اللہ تعالیٰ سے یہ سب کچھ مانگتا ہے تو گویا اس کیفیت میں بندہ اپنے مولیٰ کے ساتھ ایک تعلق استوار کر رہا ہے اور یہی تعلق قائم کرنا ہی عبادت ہے۔

یقین، توکل، فرمانبرداری اور کامل ایمان کی مذکورہ شرائط کے ساتھ اگر کوئی دعا کرے تو یہ دعا کرنا از خود عبادت کہلاتا ہے۔ دعا کو عبادت قرار دے کر حضور نبی اکرم ﷺ نے سورہ غافر کی آیت نمبر ۶۰ کی تلاوت فرمائی:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ.

''اور تمہارے رب نے فرمایا ہے تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بے شک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے''۔

اس آیت کریمہ میں موجود الفاظ: اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ وہ بنیاد ہیں جس کی وجہ سے آقا علیہ السلام نے دعا کو عبادت فرمایا۔ اس آیت میں پہلے دعا کا حکم دیا کہ مجھ سے دعا کیا کرو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا، یہ حکم دے کر فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ

''وہ لوگ جو میرے عبادت سے تکبر و سرکشی کرتے ہیں''۔

یہاں لفظ عبادت سے مراد دعا ہے یعنی جو مجھ سے مانگنے میں سرکشی کرتے ہیں، نماز پڑھ کر چلے جاتے ہیں مگر مجھ سے مانگتے نہیں، میری بارگاہ میں منگتا نہیں بنتے، ہاتھ نہیں اٹھاتے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا:

سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ.

'وہ عنقریب ذلیل و خوار ہو کر دوزخ میں داخل کر دیئے جائیں گے''۔

معلوم ہوا کہ دعا خود عبادت ہے اور عملِ دعا اللہ رب العزت کو اس قدر پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے محترم و مکرم چیز کوئی اور نہیں ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا:

لیسَ شیءٌ أکرَمَ علیَ اللہِ تعالیٰ منَ الدُّعاء.

(ترمذی، السنن، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعا، ۵:۴۵۵)

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ محترم ومکرم کوئی چیز نہیں''۔

اگر مذکورہ آداب اور تقاضوں کے مطابق دعا کی جائے تو وہ یقیناً اللہ کی بارگاہ میں قبول ہوتی ہے۔ لہٰذا کثرت کے ساتھ اللہ رب العزت کے حضور دعا کو معمول بنانا چاہیے۔

دُعا تقدیر کو بدل دیتی ہے!

دعا کے حوالے سے آقا علیہ السلام کا یہ فرمان بھی قابلِ توجہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِيْ الْعُمُرُ إِلَّا الْبِر.

(ترمذی، السنن، باب ماجاء لا یردالقضا الا الدعا، ۴:۴۴۸)

''دعا کے علاوہ کوئی شے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو بدل نہیں سکتی اور نیکی کے علاوہ کوئی شے عمر میں اضافہ نہیں کرسکتی''۔

تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی کسی کی تقدیر بدلی ہے تو کسی نہ کسی نبی یا ولی کی دعا سے بدلی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں عمر مقرر کر کے بھیجا ہے، جہاں عمر نے ختم ہونا ہے، انسان نے ختم ہو جانا ہے اور موت آ جانی ہے۔ مگر فرمایا کہ نیکی عمر کو بھی بڑھا دیتی ہے۔ یعنی نیک اعمال، لوگوں کے ساتھ بھلائی، صدقہ، احسان اور لوگوں کے حالات کو بہتر کرنے کی صورت میں نیکی کرنے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ گویا نیکی کرنا خود ایک دعا بن گئی اور عمر میں اضافے کا باعث ہوگئی۔ دعا اللہ تعالیٰ کے حضور چونکہ سب سے اکرم (برگزیدہ) عمل ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے قبول کرنے کے لیے منتظر رہتی ہے۔

دُعا مغفرت وبخشش کا ذریعہ ہے!

حضرت انس ابن مالکؓ سے روایت ہے کہ آقا ﷺ نے فرمایا:

قَالَ اللہ یبنیٰ آدم، إِنَّکَ مَعَ دَعْوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ فِیْکَ وَلَا أُبَالِيْ.

(ترمذی، السنن، باب فی فضل التوبہ، ۵:۵۴۸)

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے بخشش اور مغفرت مانگتا رہے گا اور قبولیت کی امید رکھتا رہے گا تو جو بھی گناہ و لغزش تم سے سرزد ہوتی رہے، میں تمہاری امید اور دعا کے عمل کے باعث تجھے بخشتا رہوں گا۔

اگر گناہ یا خطا ہو جائے تو بندے کی شان نہیں ہے کہ وہ مایوس ہو۔ بندہ اگر مایوس ہوتو بندے کا مایوس ہونا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اور اس کی رحمت کی بے ادبی ہے۔ اس لیے کہ وہ فرما رہا ہے کہ میری رحمت کی کوئی حد نہیں، اگر تم مایوس ہو جاؤ تو گویا اس کی عظمت، اس کی شانِ الوہیت اور اس کی بخشش ومغفرت کی بے ادبی کر رہے ہو۔ اسی لیے مایوسی کو کفر کہا گیا ہے۔

مزید ارشاد فرمایا:

یٰبنیَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ السَّمَاء ثُمَّ اسْتَغْفِرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَا أُبَالِيْ

اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں اور پھر بھی تو مجھ سے استغفار کرے تو مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ تیرے گناہ اتنے زیادہ ہوگئے، پھر بھی میں تمہیں بخش دوں گا۔

پھر فرمایا:

یٰبنی آدَمَ! إِنَّکَ لَوْ أَعْطَیْتَنِيْ بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِيْ لَا تُشْرِکُ بِيْ شَیْئًا لَأَتَیْتُکَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً.

اے ابن آدم! اگر تو اتنے گناہ کر دے، جتنی زمین کی وسعتیں ہیں، یعنی مشارق سے مغارب تک پوری زمین تیرے گناہوں سے بھر جائے اور اتنی کثرت سے گناہوں کے بعد تو میری بارگاہ میں مغفرت وبخشش کے لیے پیش ہو، بشرطیکہ تم نے مجھ سے شرک نہ کیا ہو، ایمان باللہ اور توحید پر قائم ہو اور تذلل، خشوع وخضوع اور میری رحمت وبخشش پر کامل یقین کے ساتھ مجھ سے معافی مانگے تو اس کثرتِ گناہ کے باوجود میں زمین کی وسعت کے برابر تجھے بخشش عطا کر دوں گا۔

یہ سب اس لیے ہے کہ اس کی بخشش ورحمت کی کوئی حد نہیں، وہ یہ نہیں دیکھتا کہ گناہ کتنے تھے، بلکہ وہ یہ دیکھتا ہے کہ بندے کی امید اور یقین اس کی بخشش ورحمت پر کتنا ہے اور وہ اس سے کتنے یقین اور تسلسل سے بخشش ومغفرت مانگتا رہتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ بندے! اگر مجھ سے معافی مانگنے، دعا کرنے اور بخشش طلبی کا تیرا عمل نہ ٹوٹے تو میرا تجھے بخش دینے اور معاف کردینے کا عمل بھی نہیں ٹوٹے گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ بَابُ الرَّحْمَةِ

’’تم میں سے جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا، پس اس کے لیے رحمت کا دروازہ کھول دیا گیا‘‘۔

یعنی جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے اور کرتے رہنے کی توفیق دے دی گئی کہ وہ کبھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا نہ چھوڑے اور مایوسی کو قریب نہ لائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے پیغام رحمت ہے کہ اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ دعا کا دروازہ جس پر کھل گیا گویا اللہ نے اس پر رحمت کے سب دروازے کھول دیئے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی محبوبیت کے حوالے سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَمَا سُئِلَ اللهُ شَيْئًا يُعْطَى أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْئَلَ العَافِيَةَ.

” اور جتنی چیزیں بھی اللہ رب العزت سے مانگی جاتی ہیں ان میں سب سے بہتر چیز جو اللہ کو محبوب ہے، جس پر اللہ خوش ہوتا ہے وہ معافی ہے‘‘۔

ہم اپنی روزمرہ زندگی میں مختلف خواہشات وتمناؤں کی دعائیں کرتے ہیں، ان سب چیزوں میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ دعا یہ ہے کہ ایک گناہگار اللہ سے معافی اور بخشش طلب کرلے۔ اللہ تعالیٰ معافی مانگنے پر اس کی رحمت سب سے زیادہ خوش ہوتی ہے۔

دعا دافع البلاء ہے!

آقا علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ الدُّعَاءَ يَنفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللهِ بِالدُّعَاءِ.

’’دعا اس مصیبت کے لیے بھی فائدہ مند ہے جو اتر چکی ہے اور اس کے لیے بھی فائدہ مند ہے جو ابھی نہیں اتری، پس اللہ کے بندو! اپنے اوپر دعا کرنا لازم کرلو‘‘۔

یعنی جن مصیبتوں میں ہماری زندگی گھر چکی ہے، ان کا خاتمہ بھی دعا کرتی ہے اور جو مصیبتیں ابھی نہیں اتریں اور جن کے بارے میں ہمیں نہیں معلوم کہ کیا حادثہ کب اور کہاں ہوجائے، دعا ان آنے والی تمام مصیبتوں کو بھی ختم کردیتی ہے۔ اسی لیے آقا ﷺ تاکید فرمارہے ہیں کہ دعا کرتے رہا کرو، اپنے دستِ سوال منگتے بن کر اپنے رب کے حضور دراز کرتے رہا کرو۔ اس عملِ دعا سے موجود تکالیف کو بھی اللہ تعالیٰ دفع کردے گا اور جو تکالیف ابھی نہیں آئیں اور پردہ غیب میں ہیں، اللہ وہیں سے انہیں رد کردے گا اور تمہیں پتہ بھی نہیں ہوگا کہ جو مصیبت آنی تھی وہ اس لیے نہیں آئی کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا کی وجہ سے پردہ غیب میں ہی اس کو دور کرنے کا اہتمام فرما دیا۔

دورِ خوشحالی کی دعا کی تاثیر

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّسْتَجِيبَ اللهُ لَهُ عِنْدَالشَّدَائِدِ وَالكُرَبِ فَالْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ.

’’جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہئے کہ وہ خوشحالی کے وقت میں اللہ سے زیادہ دعا کیا کرے‘‘۔

یعنی جب انسان پر بیماریاں، رزق کی تنگی، حادثات، مصیبتیں اور تکالیف آتی ہیں تو وہ چاہتا ہے کہ ان آزمائشوں اور مصیبتوں کے وقت اس کی دعا قبول ہوجائے، تو آقا علیہ السلام نے اس کا ایک راز ہمیں بتادیا کہ فَالْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ خوشحالی کے اوقات میں جب بیماری، پریشانی، مشکل، امتحان اور مصیبت نہیں ہوتی، بندہ خوش اور خوشحال ہوتا ہے تو ان اوقات میں وہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ دعا کیا کرے۔ جو شخص خوشحالی کے اوقات میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا منگتا بنا رہے اور دعا کے عمل میں تسلسل رکھے تو اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کے صدقے سے مشکلات کے زمانے میں بھی اس کی پریشانیوں کو ٹال دے گا اور مشکلات کے زمانے کی دعاؤں کو قبول فرمائے گا۔ خوشحالی کے دور کی دعائیں، مشکلات کے زمانے میں کی جانے والی دعاؤں کی تاثیر اور قبولیت کو بڑھا دیتی ہیں اور انہیں طاقت وقوت دیتی ہیں۔

مستجاب الدعوات ہونے کا راز

آقا علیہ السلام کی تعلیمات اور ہدایات کی روشنی میں ذیل میں اُن چند امور کا ذکر کیا جارہا ہے جن پر عمل سے بندہ ہمیشہ کے لیے مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے اور اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں:

۱۔ صلہ رحمی

ہمیشہ صلہ رحمی کریں اور قاطع رحم نہ بنیں۔ خونی رشتوں کو مت توڑیں۔ ہم خونی رشتوں میں بڑی نا انصافیاں کرتے ہیں۔ باہر بڑے اچھے کہلاتے ہیں مگر خونی رشتوں کے حقوق ادا نہیں کرتے، ان کی ضروریات کی پرواہ نہیں کرتے اور ان کی دلجوئی نہیں کرتے۔ ہم نے خونی رشتہ داروں کے درمیان محبت و الفت کو حسد اور بغض میں بدل دیا ہے اور ایک دوسرے سے بھلائی کرنے والے نہیں رہے۔ یہی صورت حال والدین سے ہوتی ہوئی اولادوں میں بھی منتقل ہوگئی ہے۔

ہم میں سے مالدار لوگ اپنا مال باہر خرچ کریں گے مگر اپنے رشتہ داروں، بہنوں، بھائیوں، اولاد، ماں باپ، اقارب حتیٰ کہ بعض بندے تو بیوی بچوں کی خوشحالی کے لیے بھی خرچ نہیں کرتے، انہیں تنگی دیتے ہیں یعنی گھر والوں کی جائز ضروریات میں تنگی دیتے ہیں مگر باہر بڑے سخی کہلاتے ہیں۔ لوگوں کو جہیز بھی دے رہے ہیں، میلاد پاک اور گیارہویں شریف پر بھی خرچ کررہے ہیں، صدقات و خیرات، نیکی کے کاموں پر بھی خرچ کر رہے ہیں اور سیاسی کاموں پر بھی بے تحاشہ پیسے لٹا رہے ہیں۔ اس بات کو سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایسی سخاوتیں قبول نہیں جو فرائض کو نظر انداز کر کے کی جائیں۔

آقا علیہ السلام سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! سب سے بہتر صدقہ کیا ہے؟ آقا علیہ السلام نے فرمایا: اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا۔

پس خونی رشتوں پر خرچ کرنے اور ان کی بھلائی و دلجوئی کرنے سے دعائیں قبول ہوتی ہیں اور بندہ مستجاب الدعوت بن جاتا ہے۔ خونی رشتوں میں بھلائی اور احسان کرنا اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں کی قبولیت کا یقین اور ضمانت فراہم کرتا ہے۔

۲۔ حرام خوری سے پرہیز

مستجاب الدعوات ہونے کا دوسرا راز آقا علیہ السلام نے رزقِ حلال اختیار کرنے اور رزقِ حرام سے پرہیز کرنے کو قرار دیا۔ بھوک سے مر جائیں مگر حرام کا رزق نہ کھائیں، رشوت نہ لیں، غبن نہ کریں، اپنے کام میں بددیانتی نہ کریں، چوری نہ کریں، خیانت نہ کریں۔ جس بھی دفتر اور ذمہ داری پر آپ متعین ہیں اور آپ کے پاس ایک پیسہ بھی اگر آتا جاتا ہے تو وہ بھی اللہ اور رسول ﷺ کی امانت ہے چونکہ آپ کو اس کے اوپر امین اور محافظ بنایا گیا ہے۔ اس میں خیانت کریں گے تو آپ کا رزق بھی حرام ہوگا، عبادتیں اور دعائیں بھی مردود ہوں گی اور دنیا و آخرت سب برباد کر بیٹھیں گے۔ جس شخص کا رزق حلال ہے، اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جس کا رزق حرام ہے، اس کی دعائیں رد کر دی جاتی ہیں۔

۳۔ وقتِ دعا غفلت سے اجتناب

مذکورہ دونوں شرائط یعنی صلہ رحمی اور حرام خوری سے پرہیز دائمی زندگی سے متعلق ہیں۔ جبکہ مستجاب الدعوات ہونے کے تیسرے راز کا تعلق وقتِ دعا سے ہے کہ جب دعا کریں تو غافل دل کے ساتھ نہ کریں۔ ہم بعض اوقات لمبا وقت دعا میں لگاتے ہیں مگر دل اس دعا کے ساتھ شریک نہیں ہوتا۔ جو کچھ زبان کہہ رہی ہوتی ہے، دل اس کی لذت محسوس نہیں کر رہا ہوتا۔ دل، زبان کے ساتھ نہیں ہوتا، یعنی ہاتھ اٹھا کر دعا ہو رہی ہے مگر دل غائب ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہوئے اگر دل اس کے حضور سے غائب ہو، جب منگتے کا دھیان ہی کہیں اور ہے تو وہ مالک ہماری جھولی میں خیرات کیسے ڈالے گا۔

یاد رکھیں! اس کی نظر ہمارے دھیان پر بھی ہے کہ دھیان حاضر ہے یا غائب؟ لہٰذا قلبِ غافل سے کبھی دعا نہ کریں، جب دعا کریں سب سے پہلے رجوع الی اللہ کریں، توجہ کے ساتھ دل کو حاضر کریں، اللہ تعالیٰ کی رحمت کو چشمِ تصور کے ساتھ دیکھیں اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کے بابِ رحمت اور بابِ مغفرت پر کھڑا دیکھیں۔ دل کو مولیٰ کی بارگاہ میں حاضر کرنے کے بعد جو زبان سے کہیں، دل اس کے ساتھ شریک

ہو۔ اس سے دعا کی اجابت و قبولیت بڑھ جائے گی۔

۴۔ عجلت سے اجتناب

یہ امر بھی ذہن میں رہے کہ دعا کریں تو اس میں استعجال نہ کریں کہ اس کی قبولیت جلدی ہو۔ میری دعا کب قبول ہو گی؟ اب تک کیوں نہیں ہوئی؟ یہ گلہ و شکوہ دعاؤں کی قبولیت کو روک دیتا ہے۔

جب فرعون نے بنی اسرائیل پر ظلم کی حد کر دی تو حضرت موسیٰ نے دعا مانگی کہ باری تعالیٰ! اس کو غرق کر دے۔ اللہ رب العزت نے وحی فرمائی کہ موسیٰ تمہاری دعا ہم نے قبول کر لی۔ دعا تو فوری قبول ہوگئی اور پیغام بھی آ گیا مگر حقیقتاً اس قبولیتِ دعا کا مظاہرہ اور فرعون کے لشکر سمیت غرق ہونے میں چالیس سال لگے۔ یعنی فرعون اور اس کے لشکر کے غرق ہونے کا واقعہ دعا کے قبول ہونے کے چالیس سال بعد پیش آیا۔ ان ۴۰ سالوں میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں موسیٰ علیہ السلام نے ایک دن بھی کبھی شکوہ نہیں کیا کہ باری تعالیٰ تو نے وحی بھیجی کہ دعا قبول ہوگئی، مگر اتنا عرصہ گزر گیا، ابھی کچھ بھی نہیں ہوا۔

یاد رکھیں! یقین، نبوت کی شان ہے۔ اللہ کے مقرب بندے اور اہل اللہ کبھی ان چیزوں میں عجلت نہیں کرتے۔ ہمارا کام صدقِ دل اور یقین کے ساتھ دعا کرنا ہے، اگلا کام اللہ تعالیٰ کا ہے کہ وہ قبول کرے یا نہ کرے؟ کب کرے گا؟ جلد یا بدیر؟ یہ اللہ کی شان ہے، یہ اس کا حق ہے۔ بندے کا یہ حق نہیں ہے۔ لہٰذا دعا کرنے کے بعد گلہ و شکوہ نہ کریں۔ شکایت زبان کی بھی ہوتی ہے اور دل کی بھی ہوتی ہے۔ دل جب بے چین و مضطرب ہوتا ہے تو یہ دل کی شکایت ہے۔ بندے کا کام صرف عرض کر دینا ہے، قبولیت مالک پر چھوڑ دیں۔ جب استعجال اور عجلت نہیں کریں گے تو اللہ رب العزت کی بارگاہ سے اس بندے کے لیے قبولیت بڑھ جاتی ہے کہ بندہ وفاداری کا حق ادا کر رہا ہے۔

۵۔ دعا میں احتیاط

وقتِ دعا جہاں یقین کا دامن بندے نے تھام رکھا ہو، وہاں اس امر کا بھی لحاظ رکھے کہ وہ چیز جو اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کا باعث ہو اور ایسا حال پیدا کر دے جو گناہ کا سبب بنے یا اللہ تعالیٰ سے دور کر دے تو کسی ایسی چیز کے لیے دعا نہ مانگیں۔ گناہ کے لیے دعا نہ مانگیں اور کسی ایسے کام کے لیے دعا نہ مانگیں جو گناہ کی طرف لے جائے۔

۶۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر

مستجاب الدعوات ہونے کی ایک شرط اور تقاضا یہ بھی ہے کہ بندہ ہمیشہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر کاربند رہے۔ تحریک منہاج القرآن کی جملہ سرگرمیاں اسی نقطہ پر مرتکز ہیں۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر جس سوسائٹی، جس گھر، جس تنظیم و جماعت میں جاری رہے ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جس معاشرے سے امر بالمعروف و نھی عن المنکر ختم ہوجائے اس معاشرے کی دعاؤں کی قبولیت ختم ہو جاتی ہے۔

اگر گھر بیٹھ گئے اور لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا، برائیاں، منکرات، فحاشی، عریانی، ظلم، خیانت، بددیانتی، کرپشن کو عام ہونے دیا اور اس کو روکنے کے لیے جدوجہد نہ کی، گھر گھر تک آواز نہ پہنچائی تو آقا ﷺ نے فرمایا:

لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ ثُمَّ يَدْعُوْا خِيَارُكُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ

اللہ تعالیٰ ساری قوم اور سوسائٹی کو عذاب کی لپیٹ میں لے لے گا۔ پھر اس ماحول میں تم دعا کرتے رہ جاؤ گے اور تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔ پھر اولیاء و صالحین اور خیارِ امت بھی اپنے ملک و قوم اور سوسائٹی کے لیے دعائیں کریں تو ان کی دعائیں بھی اللہ قبول نہیں کرتا۔ (مسند احمد بن حنبل، جامع ترمذی)

اہل اللہ کی دعاؤں کو ان لوگوں کے حق میں روک لیتا ہے اور آخرت کے لیے اپنے مقرب بندوں کی ان دعاؤں کو ان نیک اعمال کی حیثیت سے قبول فرما کر اس پر انہیں اجر عطا فرماتا ہے۔

خلاصہ کلام

قبولیتِ دعا کی یہ شرائط انفرادی، قومی، اجتماعی اور معاشرتی اعتبار سے ہیں۔ ان شرائط کا تعلق وقتِ دعا سے بھی ہے اور پوری زندگی کے معاملات و معمولات سے بھی ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں دعا کی حقیقت، اس کا سچا معنٰی و مفہوم سمجھنے کی توفیق دے اور ہمارے حال پر کرم فرمائے، ہمیں ہمہ وقت اپنی بندگی، تابعداری، فرمانبرداری اور وفاداری میں رکھے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ ❁❁❁❁❁

الفقہ: آپ کے فقہی مسائل

اسلام میں قضا و قدر کا تصور

لوحِ محفوظ پر لکھی ہوئی ہر چیز تقدیر کہلاتی ہے

مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی

سوال: جب تقدیر لکھ دی گئی ہے تو پھر دعا مانگنے اور تدبیر اختیار کرنے کا کیا فائدہ اور اس کا حکم کیوں دیا گیا؟

جواب: قدر اور تقدیر کا لغوی معنیٰ اندازہ کرنا، طے کرنا اور مقرر کرنا ہے۔ (راغب اصفہانی، المفردات، ۳۹۵)

اس سے مراد کائنات اور بنی نوع انسان کے احوال کا وہ علم ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس لوحِ محفوظ میں لکھا ہے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ○

اور ہر چیز کو ہم نے روشن کتاب (لوحِ محفوظ) میں احاطہ کر رکھا ہے۔ (یٰسین، ۳۶:۱۲)

لوحِ محفوظ پر لکھی ہوئی ہر چیز تقدیر کہلاتی ہے جس تک عام مخلوق کی رسائی نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ.

اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی تقدیر کو لکھا اور عرش پانی پر تھا۔

(مسلم، الصحیح، ۴:۲۰۴۴، رقم: ۲۶۵۳)

یعنی اللہ تعالیٰ نے کائنات کے بارے میں جو کچھ لوحِ محفوظ پر لکھ رکھا ہے، اُسی کو تقدیر، قضاء وقدر یا مقدر کہتے ہیں۔

اقسامِ تقدیر

تقدیر کی تین اقسام ہیں:

ذیل میں ان کا مختصر تعارف بیان کیا جارہا ہے:

۱۔ تقدیر مبرم حقیقی ۲۔ تقدیر مبرم غیر حقیقی ۳۔ تقدیر معلق

۱۔ تقدیر مبرم حقیقی

یہ آخری اور اٹل فیصلہ ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوحِ محفوظ پر لکھ دیا جاتا ہے اور اس میں تبدیلی ناممکن ہے۔ اسی لیے جب فرشتے قومِ لوط پر عذاب کا حکم لے کر آئے تو حضرت ابراہیمؑ کی بارگاہِ خداوندی میں عرض کے باوجود اللہ تعالیٰ نے عذاب نازل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا:

يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ج اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ج وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ. (ہود، ۱۱:۷۶)

”(فرشتوں نے کہا:) اے ابراہیم! اس (بات) سے درگزر کیجیے، بے شک اب تو آپ کے رب کا حکم (عذاب) آچکا ہے، اور انہیں عذاب پہنچنے ہی والا ہے جو پلٹایا نہیں جا سکتا“۔

چونکہ یہ عذاب تقدیر مبرم حقیقی تھا، اس لیے ٹل نہ سکا۔

۲۔ تقدیر مبرم غیر حقیقی

تقدیر مبرم غیر حقیقی تک خاص اولیاء اللہ اور اکابرین کی رسائی ہوسکتی ہے جن کی دعاؤں سے یہ بدل جاتی ہے۔ حضرت سلمانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ.

تقدیر کو دعا ہی بدل سکتی ہے اور نیکی ہی سے عمر بڑھتی ہے۔

(ترمذی، السنن، ۴:۴۴۸، رقم: ۲۱۳۹)

گویا یہ تقدیر اللہ تعالیٰ کے خاص لوگوں کی دعاؤں سے تبدیل ہوسکتی ہے۔

۳۔ تقدیرِ معلق

تقدیر کی تیسری قسم تک اکثر اولیاء وصالحین اور نیک بندوں کی رسائی ہوسکتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ.

’’اللہ جس (لکھے ہوئے) کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور (جسے چاہتا ہے) ثبت فرما دیتا ہے، اور اسی کے پاس اصل کتاب (لوحِ محفوظ) ہے‘‘۔ (الرعد،۱۳: ۳۹)

اس لیے تقدیرِ معلق اولیاء کی دعاؤں، والدین کی خدمت اور صدقہ وخیرات وغیرہ سے تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ لہٰذا ہمیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی بخشش ومغفرت اور بہتری کے لئے ہر لمحہ دعا کرتے رہنا چاہیے۔ دعا اس لئے بھی ضروری ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے آپ کو بے بس، لاچار اور عاجز پیش کرتا رہے تو احساسِ بندگی قائم رہتا ہے۔

امام ابن حجر عسقلانی، فتح الباری میں علامہ طیبی کا قول نقل کرتے ہیں:

ھُوَ اِظْھَارُ غَایَۃِ التَّذَلُّلِ وَالاِفْتِقَارِ اِلَی اللّٰہِ وَالاِسْتِکَانَۃِ لَہٗ.

’’اللہ کی بارگاہ میں غایت درجہ تواضع، محتاجی اور عاجزی وانکساری کا اظہار کرنا دعا کہلاتا ہے‘‘۔ (عسقلانی، فتح الباری، ۱۱: ۹۵)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ.

’’اور تمہارے رب نے فرمایا ہے تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بے شک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہوکر داخل ہوں گے‘‘۔ (المومن، ۴۰: ۶۰)

دعا سے تقدیرِ مبرم غیر حقیقی اور تقدیرِ معلق میں تبدیلی ممکن ہے۔ دعا عقیدہ توحید میں پختگی وقربِ الٰہی کا ذریعہ بھی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ موت وحیات، بھوک وتونگری، معاش ومعاشرت سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ تقدیر اصلاً یہی علمِ الٰہی ہے۔ ان کے بارے میں خدا تعالیٰ سے دعا کرنا ان کو بدل سکتا ہے۔ دعا بذاتِ خود عبادت بھی ہے، دعا کی قبولیت یا عدمِ قبولیت اپنی جگہ ہے لیکن دعا کرنے کا الگ اجر وثواب بھی ہے۔

تقدیر و تدبیر میں راہِ اعتدال

تدبیر عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنیٰ سوچ بچار، عاقبت اندیشی، غور وفکر اور انجام بینی کے ہیں۔ اصطلاحاً کسی کام کے کرنے سے پہلے اس کے نتائج پر غور وفکر کرنا تدبیر کہلاتا ہے۔

مذہبی مباحث میں عموماً تدبیر کا لفظ تقدیر کے مقابلہ میں آتا ہے۔ ایک زمانے تک تقدیر وتدبیر مباحث کا مقبول ترین موضوع رہا ہے۔ ایک طرف وہ لوگ تھے جو انسان کو مطلق خود مختار قرار دیتے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ امور کی انجام دہی ہمارے اختیار میں ہے، تقدیرِ الٰہی کو اس میں کوئی دخل نہیں۔ یہ ’’قدریہ‘‘ کہلائے۔ ان کے مقابل ’’جبریہ‘‘ تھے جو انسان کو مجبورِ محض قرار دیتے۔ ان کے نزدیک انسان کے تمام امور تقدیرِ الٰہی کے تحت ہیں، انسان خود کچھ بھی نہیں کرسکتا۔ تقدیر وتدبیر کی اس بحث میں راہِ اعتدال یہ ہے کہ انسان کے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہیں کہ وہ امورِ دنیا کی انجام دہی کے لیے اپنی عقل اور تجربے کی روشنی میں تدابیر اختیار کرے۔ لیکن ہر تدبیر کی کامیابی اللہ تعالیٰ کے اذن اور حکمت کی مرہونِ منت ہے۔ انسان تدبیر کا مکلف ہے، لیکن اس کا توکّل اپنی تدبیر کی بجائے خدا پر ہونا چاہیے۔

سوال: جب انسان کی قسمت کا فیصلہ ہو چکا ہے تو یہ اپنے برے اعمال کا ذمہ دار کیونکر ہوسکتا ہے؟

جواب: قدیم زمانے سے گمراہ انسانوں کا وطیرہ رہا ہے کہ وہ اپنے جرائم اور گناہوں کو تقدیر کا نام دے کر مطمئن ہوجاتے ہیں اور مظلوم طبقہ بھی خدا کی رضا سمجھ کر چپ ہوجاتا ہے۔ یہ امر ذہن نشین رہے کہ تقدیر علمِ الٰہی کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں کیا ہے؟ اسے وہی بہتر جانتا ہے، ہمیں اس پر اتنا ایمان رکھنا چاہیے کہ جو کچھ ہوتا ہے، اللہ کے علم کے مطابق ہوتا ہے، اس کے ٹائم ٹیبل کے مطابق ہوتا ہے۔ اس کے لیے کوئی حادثہ اچانک نہیں ہوتا کیونکہ وہ سب کچھ پہلے سے جانتا ہے۔

یاد رکھیں کہ ہم تقدیر کے مکلّف نہیں بلکہ احکامِ شرع کے

پابند ہیں۔ کوئی شخص جرم کا ارتکاب اور نیکی کا انکار اس دلیل سے نہیں کر سکتا کہ میری تقدیر میں یہی تھا، اس لیے کہ ہمیں شریعت نے نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کا واضح حکم دیا ہے اور اس شرعی حکم کو ہم بخوبی جانتے ہیں۔ تقدیر کا تعلق علمِ غیب سے ہے جو ہمارے بس میں نہیں پھر جو چیز ہم جانتے ہیں اور جس کا حکم بھی ہمیں دیا گیا ہے اور جس کی تعمیل یا انکار کا نتیجہ بھی ہمارے سامنے رکھ دیا گیا ہے، اگر ہم اس کی تعمیل نہیں کرتے اور اس علمِ الٰہی کا جسے ہم جانتے ہی نہیں، بہانہ بنا کر غلط راہ اختیار کر رہے ہیں کہ جی قسمت میں یہی لکھا تھا تو ہمیں کیسے پتہ چل گیا کہ ہماری قسمت میں یہی لکھا تھا۔ کیا ہم نے لوحِ محفوظ پر لکھا دیکھ لیا تھا؟ پس جس کا پتہ ہے اختیار ہے، کرنے کی قدرت ہے اور جس کے انجام سے باخبر ہیں، اس پر عمل نہ کرنا اور جسے جانتے ہی نہیں اس کا بہانہ بنا کر فرائض سے فرار اور جرائم کا ارتکاب کرنا، بیمار اور مجرمانہ ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔ بقول علامہ اقبالؒ:

تقدیر کے پابند ہیں جمادات و نباتات
مومن فقط احکامِ الٰہی کا ہے پابند

اس غلط سوچ نے ہمارے معاشرے کو جہنم زار بنا دیا ہے۔

؎ عمل سے فارغ ہوا مسلمان بنا کے بہانہ تقدیر کا

غربت، پسماندگی، جہالت، بیروزگاری، ظلم، ڈاکے، قتل، اغوا، آبرو ریزیاں، تخریب کاریاں، رشوت اور لوٹ کھسوٹ کرنے والے تمام شیطان تقدیر کا غلط مفہوم نکال کر ہی اپنی کرتوتوں کا جواز نکالتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی کسی کو ظلم کرنے کا حکم نہیں دیا اور نہ مظلوم کو دب دبا کر ظلم کے آگے گھٹنے ٹیکنے کا کہیں حکم دیا بلکہ مظلوموں کو ظالموں سے قتال کرنے کا حکم دیا ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا:

أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ط وَاِنَّ اللهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ. (الحج، ۲۲: ۳۹)

ان لوگوں کو (فتنہ و فساد اور استحصال کے خلاف دفاعی جنگ کی) اجازت دے دی گئی ہے جن سے (ناحق) جنگ کی جا رہی ہے اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا، اور بے شک اللہ ان (مظلوموں) کی مدد پر بڑا قادر ہے۔

مسئلہ جبر و قدر

بعض لوگ اپنی برائیوں سے بھری زندگی کو دیکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ انسان اپنے خصائل کی تشکیل کے حوالے سے بھی بے بس ہے لہٰذا ایسے انسان کو گناہ و ثواب اور خیروشر کی کڑی آزمائش میں ڈالنا ظلم ہے۔ ان احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ ہمیں عقل، فہم، دانش، شعور، حواس اور وحی کے ذریعے اچھے برے کا تمام علم دے دیا گیا۔ سیدھے راستہ کی نشاندہی بھی فرما دی اور اس پر چلنے کا انجام بھی، برا راستہ بھی بتا دیا اور اس کو اپنانے کا خطرناک نتیجہ بھی۔ ہمیں علم، شعور اور ارادہ واختیار دے دیا کہ سمجھو اور جس راستے کو چاہو اختیار کر لو۔ یہ اختیار فرشتوں کو نہیں ملا، انسانوں کو ملا ہے۔ اس میں انسانوں کی عزت وعظمت ہے کہ وہ بے اختیار پتھر یا کسی مشین کا کل پرزہ نہیں بلکہ بااختیار، باشعور، مقتدر ہستی ہے لیکن اکثر انسانوں نے اللہ کی ان عطا شدہ نعمتوں کی ناقدری کی اور ان کا غلط استعمال کیا اور بجائے فائدے کے اپنی ہلاکت کا سامان کر لیا۔

جیسے لوہے سے ہم نے ایک نہایت ضروری اور کارآمد مفید آلہ چھری بنائی، اب اس کا استعمال ہمارے اختیار میں ہے۔ چاہیں تو گوشت، سبزیاں وغیرہ کاٹ کر زندگی کو سہولتوں سے متمتع کریں اور چاہیں تو اپنے یا کسی اور بے گناہ کے پیٹ میں گھونپ کر چراغِ زندگی گل کر دیں۔ قصور نہ لوہا بنانے والے خدا کا ہے اور نہ چھری بنانے والے کا، قصور اس احمق کا ہے جس نے خالق کی نافرمانی کی، دوسرے انسانوں سے بہتر استعمال کا سبق نہ لیا اور کسی خیر خواہ کے مشورے پر بھی توجہ نہ دی۔ عقل وفہم اور شعور کا بھی خون کیا اور پندِ ناصح کو بھی درخور اعتنا نہ جانا۔ انسان ابتدائے آفرینش سے فریبِ نفس کا شکار ہے۔ جان بوجھ کر غلط کاریاں کرتا ہے اور اپنے نفس کو دھوکہ دینے اور طفل تسلیوں کے طور پر اس قسم کی منفی سوچوں میں مگن رہتا ہے۔ پرتجسس ذہن وہ نہیں جو منفی سوچ سوچے بلکہ صحیح تجسس وہی ہے جو مثبت ہو۔

انسان بھی عجب ہے کہ جب صبح سویرے اٹھتا، ناشتہ کرتا اور دفتر، دکان، کارخانے، سکول، کالج، کھیت، زمین، باغ، منڈی کی

طرف وقتِ مقررہ پر روزی کمانے اور مستقبل سنوارنے کے لیے ہمت کر کے چل پڑتا ہے تو اس وقت ایسی منفی سوچ نہیں سوچتا۔ کام سے فارغ ہو کر، گھر پہنچتا، کھانا کھاتا اور وقت پر سوتا ہے مگر کبھی ان مصروفیات پر منفی سوچ کی گرد پڑنے نہیں دیتا اور ہر کام وقت پر کرتا ہے لیکن جونہی دینی فرائض انجام دینے کی باری آئی، نفس ہزاروں وسوسے پیدا کرتا ہے اور انسان کو احساسِ ذمہ داری سے عاری کرتا ہے، کبھی اپنی کوتاہیوں کو تقدیر کے پلڑے میں ڈالتا ہے اور کبھی ماحول کی آلودگی کے ذمے لگاتا ہے۔

یہ سب بہانے اور نفس کی خود فریبیاں ہیں۔ وسوسوں سے دامن بچایئے۔ ہدایاتِ نبوت پر یقین کے ساتھ کار بند ہونا سیکھیے اور سکون سے زندہ رہیے۔ نیک عمل کیجیے اور گناہوں کے خلاف سینہ سپر ہوجایئے۔ ان وساوس سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی صحبت بھی ہے۔ کسی بزرگ کی صحبت اختیار کریں۔ اپنی زندگی سنواریئے اور دوسروں کا بھلا کیجیے۔

ہم حکمِ خداوندی کے پابند ہیں، علمِ خداوندی کے نہیں

تقدیر کے حوالے سے یہ سوال بھی اکثر ہمارے ایمان کو متزلزل کرتا رہتا ہے کہ رزق کمانے کے لیے حلال وحرام ذرائع اختیار کرنا انسان کے اپنے اختیار میں ہے مگر مقدار میں اضافہ یا کمی انسان کے اختیار میں نہیں۔ اس امر کو سمجھنے کے لیے تقدیر کا لغوی معنی پر غور کریں، اس کا معنی اندازہ لگانا، مقرر کرنا ہے، اس کا تعلق محض اللہ کے علم سے ہے۔ عام انسانوں کو اس کا کچھ پتہ نہیں کہ اللہ کے علم میں کیا مقرر ہے۔

دوسری چیز ہے: اللہ کا حکم، جس کا بندوں کو وحی کے اور آثار کائنات کے ذریعے علم ہے۔ ہم حکمِ خداوندی کے پابند ہیں، علمِ خداوندی کے نہیں۔ حکم ہے نماز پڑھو، ہم پر نماز پڑھنا فرض ہے۔ ہم یہ فرض اپنے اختیار سے بجا لائیں گے یا خواہشِ نفس اور شیطان سے مغلوب ہو کر ترکِ نماز کریں گے؟ یہ ہے اللہ کا علم یعنی تقدیر۔ رزق کمانے کا مسئلہ بھی غور کریں تو اس سے سمجھ میں آ جائے گا کہ رزق کے بارے حکم ہے:

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى.

(اور تم سے فرمایا:) ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جن کی ہم نے تمہیں روزی دی ہے اور اس میں حد سے نہ بڑھو ورنہ تم پر میرا غضب واجب ہو جائے گا، اور جس پر میرا غضب واجب ہوگیا سو وہ واقعی ہلاک ہوگیا۔ (طٰہٰ، ۲۰:۸۱)

یہ حکم بالکل واضح ہے۔

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ. (البقرة، ۲:۱۸۸)

اور تم ایک دوسرے کے مال آپس میں ناحق نہ کھایا کرو۔

یہ ہے حکم ممانعت، جو بالکل واضح ہے۔ اب اللہ کا کمالِ علم یہ ہے کہ اسے معلوم ہے ان واضح احکام کے باوجود، کون حلال کی پابندی کرے گا اور کون اپنے اختیار سے ان احکام کی خلاف ورزی کرے گا؟ بندے کو کرنے کے بعد معلوم ہوگا کہ میں نے کیا کیا غلطی کی، کب کی، کیوں کی؟ ان تمام امور کو رب تعالیٰ ازل سے جانتا تھا۔

انسان ان واضح احکام و ہدایات کے ہوتے ان کے خلاف کیوں کرے؟ اور علم الٰہی جس کا اسے کوئی پتہ نہیں، اسے ترک حکم یا حکم کی خلاف ورزی کا کیوں بہانہ بنائے؟

دراصل ہمارے دینی امور میں بے حسی ہمیں ایسے وساوس کا شکار کرتی ہے۔ دنیا کمانے میں تقدیر کا سہارا کوئی نہیں لیتا، تگ و دو کرتا ہے۔ دین کے معاملہ میں بہانے بنائے جاتے ہیں۔ لہٰذا تقدیر کی فکر نہ کریں، احکامِ شرع کی تعمیل کی فکر کریں۔ کیا سود خور یہ کہہ کر بچ جائے گا کہ میری تقدیر میں سود خوری لکھی ہوئی تھی۔ کہا جائے گا: آپ کو تقدیر یعنی علمِ الٰہی جو غیب ہے، وہ نظر آ گیا اور قرآن میں حرمتِ سود کا واضح حکم نظر نہ آیا۔

کیا قاتل یہ کہہ کر چھوٹ جائے گا کہ میرے ہاتھوں قتل ہونا تقدیر میں تھا۔ کہا جائے گا: حرمتِ جان اور قتل کا حرام ہونا تو قرآن میں واضح طور پر موجود تھا، جس کے آپ مکلّف تھے، کیا نوشتہ تقدیر بھی آپ کے سامنے ایسا ہی واضح تھا جس پر آپ نے عمل کیا؟ حکمِ شرع پر عمل کرنا تو قرآن میں موجود ہے، کیا تقدیر کے مطابق عمل کرنے کا بھی قرآن و سنت میں کہیں حکم ہے؟ پس احکامِ شرع پر عمل کریں جس کا حکم ہے، تقدیر علمِ خدواندی کا نام ہے، اسے سپردِ خدا کریں۔

❁❁❁❁❁

ایوان اقبال لاہور میں قرآنی انسائیکلوپیڈیا کی یادگار تقریب رونمائی

اللہ نے جسے جتنا علم دیا وہ قرآن کو اتنا ہی جانتا ہے

تقریب رونمائی سے شیخ الاسلام، گورنر پنجاب چودھری محمد سرور، سردار عتیق احمد خان، اوریا مقبول جان، بشریٰ رحمن

صوبائی وزیر سید سعید الحسن شاہ، جنرل (ر) اعجاز اعوان، ڈاکٹر مولانا محمد اجمل قادری، ڈاکٹر فاروق ستار

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، خواجہ معین الدین محبوب کوریجہ، خواجہ قطب الدین فریدی، صاحبزادہ عبدالخبیر آزاد

ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، خالد پرویز، ڈاکٹر صغریٰ صدف، صوفیہ بیدار کا خطاب..........

رپورٹ: محمد یوسف منہاجین

قرآن مجید کے 5 ہزار سے زائد موضوعات پر مشتمل، 8 جلدوں پر محیط، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی عظیم الشان اور عدیم النظیر تالیف ''قرآنی انسائیکلوپیڈیا'' کی تقریب رونمائی 3 دسمبر 2018ء کو ایوان اقبال لاہور میں منعقد ہوئی، جس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خصوصی شرکت کی۔ تقریب میں آستانہ عالیہ بابا فرید گنج شکر پاکپتن شریف سے حضرت دیوان خواجہ مخدوم احمد مسعود چشتی، گورنر پنجاب چوہدری محمد سرور، صوبائی وزیر مذہبی امور پنجاب صاحبزادہ سید سعید الحسن شاہ، آزاد کشمیر کے سابق وزیراعظم سردار عتیق احمد خان، ایم کیو ایم کے سینئر رہنماء فاروق ستار، تحریک انصاف کے رہنما سید صمصام بخاری، جماعت اسلامی کے رہنماء ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ کوٹ مٹھن شریف خواجہ معین الدین محبوب کوریجہ، سجادہ نشین گڑھی اختیار بخش خواجہ قطب الدین فریدی، صاحبزادہ پیر جمیل الرحمٰن چشتی، جمیعت علمائے اسلام کے ڈاکٹر مولانا محمد اجمل قادری، بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب صاحبزادہ عبدالخبیر آزاد، اقبال اکادمی پاکستان کے ڈائریکٹر ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، سابق وزیراعلیٰ پنجاب میاں افضل حیات، مفتی عبدالقوی، صحافی و دانشور اوریا مقبول جان، کالم نگار قیوم نظامی، دفاعی تجزیہ کار جنرل ریٹائرڈ اعجاز اعوان، بیرسٹر عامر حسن، علامہ سید احمد اقبال رضوی، بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان، شاعرہ و مصنفہ بشریٰ رحمٰن، شاعرہ و کالم نگار صوفیہ بیدار، شاعرہ و ادیبہ ڈاکٹر صغریٰ صدف، رکن صوبائی اسمبلی خدیجہ عمر فاروقی کے علاوہ ملک بھر سے جید علماء و مشائخ، سجادگان، اسکالرز، قانون دان، دانشور، صحافی، کالم نگار، محققین و مصنفین اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے معزز مہمانوں نے خصوصی شرکت کی اور اظہار خیال کیا۔

چیئرمین سپریم کونسل تحریک منہاج القرآن ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، صدر منہاج القرآن ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، ممبر سپریم کونسل ڈاکٹر غزالہ حسن قادری، مرکزی قائدین و عہدیداران تحریک اور عوام الناس کی کثیر تعداد نے بھی اس تقریبِ سعید میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

☆ اس تقریب سعید میں تلاوت کی سعادت محترم قاری نور احمد چشتی نے حاصل کی جبکہ نعتِ رسول مقبول ﷺ کی سعادت محترم محمد افضل نوشاہی نے حاصل کی۔ ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن محترم خرم نواز گنڈا پور نے استقبالیہ کلمات پیش کئے اور جملہ مہمانانِ گرامی کو خوش آمدید کہتے ہوئے تقریب کی غرض و غایت کو بیان کیا۔ نقابت کے فرائض علامہ عبدالقدوس درانی، انوارالمصطفیٰ ہمدمی اور علامہ غلام مرتضیٰ علوی نے سرانجام دیئے۔

☆ محترم انوارالمصطفیٰ ہمدمی نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو ان الفاظ میں منظوم خراجِ تحسین پیش کیا:

خدا کے کرم کی گھٹا میرا قائد۔۔ میرے مصطفیٰ کی عطا میرا قائد مدینہ کا اڑتا ہوا یہ پرندہ۔۔ جہاں جائے ماحول ہوجائے زندہ قلم نے لکھی ہیں حکایات اُن کی۔۔قصیدے انہی کے روایات ان کی

قلم اٹھ گیا تو اجالے بکھیرے۔۔قدم اٹھ گئے تو اسی در کے ڈیرے یہاں سوئے منزل نظر کس نے بخشی۔۔ جوانوں کو آہِ سحر کس نے بخشی کبھی بحرِ قرآن سے گوہر نکالے۔۔اشارات و اسرار لفظوں میں ڈھالے معانی کے دربار سجنے لگے پھر۔۔کتابوں کے انبار لگنے لگے پھر وہ دیکھو صحیح و سنن کا خزانہ۔۔حدیثوں کے مینار کا جگمگانا علم علمِ قرآں کا لہرا گیا ہے۔۔وہ انسائیکلوپیڈیا آ گیا ہے وہ تحقیق کے ایسے موتی جڑے ہیں۔۔مضامیں قطاریں لگائے کھڑے ہیں

اظہارِ خیال شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

تقریب کے آغاز میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے قرآنِ مجید کے علوم کی وسعت، علوم قرآنی کی اہمیت و افادیت اور قرآنی انسائیکلو پیڈیا سے آشنائی کے حوالے سے تعارفی گفتگو فرمائی۔ آپ کے یہ زریں کلمات ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں:

’’لوحِ محفوظ دو ہیں: ایک عالمِ غیب میں ہے اور ایک عالمِ ظاہر، عالمِ شہادت میں ہے۔ عالمِ غیب کی لوحِ محفوظ کا تصور ہمارے ذہنوں میں کچھ نہ کچھ ہے مگر عالمِ شہادت میں یعنی دکھائی دینے والی اور پڑھی جانے والی لوحِ محفوظ قرآن مجید ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ. (الانعام، ۶: ۵۹)

’’اور نہ زمین کی تاریکیوں میں کوئی (ایسا) دانہ ہے اور نہ کوئی تر چیز ہے اور نہ کوئی خشک چیز مگر روشن کتاب میں (سب کچھ لکھ دیا گیا ہے)‘‘۔

اس آیت میں اللہ رب العزت کا اپنی کتاب قرآن مجید کی نسبت اس کی جامعیت کے حوالے سے دعویٰ ہے۔ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے علم کی جامعیت کی وہ شان عطا کی ہے کہ قرآن مجید Universe of Knowledge ہی نہیں ہے بلکہ Universes of Knowledge ہے۔ یعنی علم کی ساری کائناتیں قرآن مجید کے اوراق میں ثبت ہیں۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ جِئْنٰـهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰـهُ عَلٰی عِلْمٍ هُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ. (الاعراف، ۷: ۵۲)

’’اور بے شک ہم ان کے پاس ایسی کتاب (قرآن) لائے جسے ہم نے (اپنے) علم (کی بنا) پر مفصّل (یعنی واضح) کیا، وہ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے‘‘۔

اس آیت کریمہ نے قرآن مجید کا مقامِ علم متعین کردیا کہ قرآن کا علم، علمِ مفصّل (Detailed Knowledge of every thing) ہے۔ بہت سے لوگوں کو قرآنی علم میں اجمال نظر آتا ہے، تفصیل نظر نہیں آتی۔ اگر اجمال نظر آئے اور تفصیل نظر نہ آئے تو یہ ہمارے فہم کا نقص ہے، قرآنی علم کا نقص نہیں ہے۔ اس لیے کہ

فَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ.

’’ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے‘‘۔

جس کو اللہ تعالیٰ نے جتنا علم عطا کیا ہے، وہ اسی قدر قرآن مجید کو جانتا اور اس سے معارف نکالتا ہے۔ میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ اگر کوئی کسی کی شان سے متعلق بے خبری یا کمی و نقص کا اظہار کرے تو اس پر طعن نہیں کرتے، اس لیے کہ قاعدہ ہے کہ ’’جو جتنا جانتا ہے، وہ اتنا ہی مانتا ہے‘‘۔ کیونکہ جاننے والوں کی سطح میں کمی بیشی ہوتی ہے، اس لیے ماننے والوں کے مرتبے میں بھی کمی بیشی ہوتی ہے۔ لوگ اتنی بات پر جھگڑتے ہیں جبکہ مجھے تو بڑی موافقت نظر آتی ہے۔

قرآن مجید ہی کے حوالے سے ایک اور مقام پر فرمایا:

وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ.

’’اور ہم نے آپ پر وہ عظیم کتاب نازل فرمائی ہے جو ہر چیز کا بڑا واضح بیان ہے‘‘۔ (النحل، ۱۶: ۸۹)

یعنی قرآنی علم، علمِ مبیّن بھی ہے اور علمِ مبیَّن بھی ہے۔

مذکورہ آیات سے پہلی آیت میں قرآنی علم کا علمِ جامع ہونا بیان کیا گیا، دوسری آیت میں قرآنی علم کو علمِ مفصّل قرار دیا گیا اور تیسری آیت میں واضح کیا کہ اس کا علم، علمِ مبیّن بھی ہے اور علمِ مبیَّن بھی ہے۔ یعنی یہ ہر موضوع کا احاطہ بھی کرتا ہے، ہر شے کی تفصیل بھی دیتا ہے اور ہر بیان کو نہایت وضاحت کے ساتھ بھی بیان کرتا ہے۔

☆ قرآن مجید کے مذکورہ دعویٰ پر تائیدی دلیل کے طور پر حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان ذکر کرتا ہوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

انزل القرآن علی سبعة احرف لکل آية منها ظهر وبطن ولکل حد مطلع. (ابن حبان، الصحيح)

یعنی قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا۔ ہر آیت کے اندر معانی، مطالب، مفاہیم کے سمندر ہیں لیکن ہر آیت کے کچھ معانی ومضامین ایسے ہیں جو عام فہم رکھنے والے انسانوں کو ظاہری علم کے ذرائع سے معلوم ہوجاتے ہیں اور کچھ معانی اتنی گہرائی میں ہیں کہ انہیں عام آدمی اپنے سطحی فہم و ادراک سے نہیں سمجھ سکتا۔ اس کے لیے فہم ومعرفت کی بڑی گہرائی، گیرائی، پختگی، وثوق، استحکام اور وسعت چاہئے۔

پھر فرمایا کہ ہر ایک معنی کی حدود ہیں یعنی ایک جگہ سے وہ شروع ہوتا ہے اور ایک جگہ پر وہ ختم ہوتا ہے اور ہر حد کے لیے ایک مطلع ہے جہاں سے اس شان کے معنی شروع ہوتے ہیں اور پھر اس کے بعد اگلے موضوع کی شان شروع ہوتی ہے۔ قرآن مجید چونکہ کلامِ الٰہی ہے، اس لیے جس طرح حسنِ الٰہی کی کوئی حد نہیں ہے، اس طرح معانیِ قرآن کی بھی کوئی حد نہیں ہے۔

دور بدلتے رہیں گے، صاحبِ علم وفہم انسان آتے رہیں گے، ہر شخص اپنی صلاحیت اور استعداد کے مطابق قرآن مجید کے سمندر سے علم کے موتی نکالتا رہے گا مگر ہر آنے والے زمانے میں لوگوں کو معانی کے وہ نئے موتی ملیں گے جو پہلے کسی پر آشکارا نہ ہوئے تھے۔ گویا معانیِ قرآن کا تسلسل کبھی ختم نہ ہوگا۔

☆ حضرت علیؓ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

سَلُوْنِیْ فَوَاللّٰہِ لا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شیْئٍ اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ بہ.

لوگو! جو چاہتے ہو، مجھ سے پوچھ لو، اللہ کی قسم میں تمہیں اس کا جواب قرآن سے دے دوں گا۔

دوسرے مقام پر فرمایا کہ

یہ اس لیے ہے کہ میں نے اس قرآن مجید کو اتنا پڑھا ہے اور اس کو اس قدر تفصیل سے جانتا ہوں کہ کون سی آیت کب اور کس بارے میں نازل ہوئی؟ صبح یا شام، سفر یا حضر، صحرا، پہاڑ کہاں نازل ہوئی؟ اس کے دامن میں کیا ہے اور اس کے معانی کی حدود کیا ہے؟ گویا واضح فرمادیا کہ جو سوال کرو گے میں تمہیں قرآن سے اس کا جواب دے دوں گا۔ (امام عبدالرزاق، المصنف)

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے قرآن کے مرتبۂ علم کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا:

لَوْ ضَاعَ عقَالَ بَعِیْر لَوَجَدْتُهُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہ.

’’اگر میرے اونٹ کی نکیل بھی گم ہوجائے تو میں قرآن سے معلوم کرلیتا ہوں‘‘۔

مذکورہ فرامین قرآن مجید کے ان تینوں دعوؤں (جامعیت، مفصّل ہونا، وضاحت) کی تائید وتوثیق ہے جو قرآن مجید نے اپنی بابت بیان فرمائے ہیں۔

☆ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

’’یہ قرآن تمہارے لیے اجر، ذکر ونصیحت، نور و ہدایت بھی ہے اور تمہارے اوپر فریضۂ الٰہیہ بھی ہے، اگر تم اس قرآن کے پیچھے چلو گے تو تمہیں قربِ الٰہی میں جنت تک پہنچادے گا اور اگر قرآن تم سے پیچھے رہ جائے گا تو تم دوزخ تک پہنچ جاؤ گے‘‘۔

☆ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا:

اِنَّ اُمَّتَکَ سَتُفْتَتَنُ مِنْ بَعْدِک. مَاالْمَخْرَج مِنْهَا؟

’’یارسول اللہ ﷺ! آپ کی امت میں آپ کے بعد اگلے زمانوں میں بڑے فتنے آئیں گے۔ امت اس وقت ان فتنوں سے کیسے بچے؟ اس کی نجات کا راستہ کیا ہوگا؟‘‘۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

الکتاب العزیز، هوالذکر الحکیم، والنور المبین والصراط المستقیم.

یہ قرآن مجید انسان کو فتنوں سے نکال دے گا۔ یہ بڑی حکمت پر مبنی نصیحت ہے، بہت ہی روشن نور ہے جو علم، فکر، خواہشات، عقل کے سب اندھیروں کو دور کردیتا ہے اور منزل پر پہنچادینے والا بڑا سیدھا راستہ ہے۔

☆ حضرت کعب الاحبارؓ سے روایت ہے کہ

لوگو! قرآن مجید کو تھام لو، قرآن عقل کو فہم دینے والا ہے، قرآن حکمت و دانائی کو روشن کردینے والا ہے، قرآن سینے میں علم کے چشمے پھوٹ دینے والا ہے۔ قرآن سے علم ومعرفت کے ایسے چشمے پھوٹتے ہیں کہ جن سے اندھوں کو بینائی نصیب ہوتی ہے، بہروں کو سماعت نصیب ہوتی ہے اور مہر زدہ دلوں کو اللہ تعالیٰ انفتاح و انشراح عطا فرماتا ہے اور پھر فرمایا:

وَهِیَ اَحْدَثُ الْکُتُب بالرَّحْمٰن.

یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی وحی کا Updated Version ہے۔ یہ وحی الٰہی کا Latest Edition ہے۔ یعنی جب تک کائناتِ انسانی رہے گی، اس ایڈیشن کے بعد کسی اور صحیفۂ ہدایت کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس کی تفصیل ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت اور حدیث سے ملتی ہے۔

قرآنی انسائیکلو پیڈیا کی اہمیت و انفرادیت

قرآن مجید کے مرتبۂ علم کو جاننے کے بعد آیئے اب قرآنی انسائیکلو پیڈیا کے حوالے سے چند باتیں آپ کے گوش گزار کرتا ہوں:

اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا میں 5ہزار سے زائد موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے لیکن اسے اگر تفصیلی تناظر میں دیکھا جائے تو یہ 20ہزار سے زائد موضوعات کا احاطہ کرتا ہے۔ اس انسائیکلو پیڈیا میں عقائد، اعمال، اخلاق، عبادات، معاملات، حقوق، واجبات، معاشرت، تہذیب و ثقافت، سیاست و حکومت، عدالت، تجارت، انسانی زندگی کے نجی اور اجتماعی مسائل، قومی و بین الاقوامی مسائل تک ہر وہ چیز جو آپ کے ذہن میں سوال بن کر ابھرے گی، آپ قرآنی انسائیکلو پیڈیا کی 4 سو صفحات پر مشتمل فہرست میں اپنے موضوع کو پالیں گے اور پھر متعلقہ صفحہ پر اس موضوع پر وہ تمام آیاتِ قرآنیہ یکجا اس باب میں موجود ہوں گی جو پورے قرآن مجید میں مختلف مقامات پر متفرق اور منتشر صورت میں موجود ہیں۔

اس انسائیکلو پیڈیا سے آشنائی کے باب میں اور اس کے طریقہ کار اور موضوعات کی وضاحت میں قرآنی انسائیکلو پیڈیا کی تیسری جلد سے چند مثالیں بیان کرتا ہوں:

ا۔ انسانی جسم کا رحم مادر میں حیاتیاتی ارتقاء کس طرح ہوتا ہے؟ اس موضوع کو درج ذیل عناوین میں تقسیم کرکے اس پر قرآن مجید کی تمام آیات کو یکجا پیش کیا گیا ہے:

i۔ رحمِ مادر میں انسان کو وجود کیسے ملتا ہے اور اس کا ارتقاء کیسے ہوتا ہے؟

ii۔ نطفہ کس طرح نطفہ امشاج میں بدلتا ہے؟

iii۔ خلیاتی تقسیم کس طرح ہوتی ہے؟

iv۔ انڈے کی رحمِ مادر میں منتقلی کس طرح ہوتی ہے؟

v۔ جونک کی طرح وہ معلق وجود کس طرح بنتا ہے؟

vi۔ نطفہ سے لے کر پیدائش تک رحمِ مادر میں انسان کی تخلیق کے چھ ارتقائی مرحلے کون سے ہیں؟

(یاد رہے کہ انسان کی تخلیق کے ان مراحل کا علم مائیکروسکوپ کی ایجاد کے بعد سائنس کو 1941ء کے بعد ہوا جبکہ 1400 سال قبل جب سائنس کا وجود تک نہ تھا تو تاجدار کائنات ﷺ نے اُن دبیز پردوں میں چھپے ہوئے تخلیقی مراحل کو بیان فرمادیا۔

vii۔ رحمِ مادر میں جنس کا تعین کیسے ہوتا ہے؟

viii۔ بچے کو قوتِ سماع، قوت بصارت، قوتِ لمس، قوتِ گویائی اور سمجھنے کی صلاحیت کیسے ملتی ہے؟

ہر جگہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا کہ

وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ .

’’اور اس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے‘‘۔ (النحل، ۱۶:۷۸)

انسان کو یہ معلوم نہ تھا کہ رحمِ مادر میں موجود بچے کو قوتِ سمع اور بصارت میں سے پہلے کون سی قوت ملتی ہے؟ پچھلی صدی میں سائنس کو معلوم ہوا کہ جب حواس کے اعضاء قائم ہوتے ہیں تو سب سے پہلے کان سنتے ہیں، اس کے بعد آنکھ کھلتی ہے جبکہ قرآن مجید نے ایک جگہ بھی ’’بصر‘‘ کو ’’سمع‘‘ سے پہلے یعنی ’’دیکھنے‘‘ کو ’’سننے‘‘ سے پہلے بیان نہیں کیا ہر جگہ ’’سمع‘‘ (سننے) کو پہلے اور ’’بصر‘‘ (دیکھنے) کو بعد میں بیان کیا۔ گویا ان الفاظ کی قرآنی ترتیب نے 14 سو سال پہلے اس امر کا اعلان فرمادیا کہ رحمِ مادر میں سننے کی طاقت پہلے اور دیکھنے کی طاقت بعد میں حاصل ہوتی ہے۔

میں نے قرآن مجید کی 50 برس ایک طالب علمانہ خدمت کی ہے، اللہ کی عزت کی قسم میں نے ایمبریالوجی کو قرآن کے علم کے سامنے سجدہ ریز دیکھا، میں نے Cosmology کو قرآن کو سجدہ کرتے دیکھا، میں نے Astronomy، Botany، بیالوجی، مائیکروبیالوجی، فزکس، آسٹروفزکس، کیمسٹری، بائیوکیمسٹری، علمِ نباتات، علمِ جمادات، علمِ حیوانات، علمِ معادن، انسان کی تخلیق کا علم، کائنات کا علم، فضا، خلا، سیاروں اور ستاروں کا علم، الغرض جس علم اور سائنس کو دیکھا، میں نے ہر علم کو قرآنی علم کے سامنے سجدہ ریز پایا۔ یہ سجدہ ریز کس طرح پایا؟ اس طرح کہ خود اس علم

کو حقائق کی معرفت آج ہوئی جس سے وہ Develop Scientific Knowledge بنا مگر آج جو معرفت علم و سائنس کو ہورہی ہے، وہ 14 سو سال قبل قرآن مجید اور سنتِ رسولa میں بیان ہوچکی ہے۔

۲۔ اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا سے شناسائی کے حوالے سے دوسری مثال میں اعضائے انسانی کی دیتا ہوں:

قرآن مجید میں جہاں جہاں اعضائے انسانی کی بات آئی ہے، ہر ایک عضو کی ہیڈنگ قائم کرکے اس عضو کے بارے میں قرآن مجید کی جملہ آیات کو یکجا کردیا گیا ہے۔ اس باب میں پورے قرآن مجید میں متفرق طور پر بیان کردہ اعضائے جسمانی مثلاً:

جلد، بال، گوشت، ہڈیاں، چہرہ، سر، پیشانی، آنکھ، کان، رخسار، ناک، ہونٹ، دانت، ٹھوڑی، گردن، گلا، ہاتھ، انگلیاں، کہنی، انگلیوں کے جوڑ، سینہ، پیٹ، دل، پیٹھ، پشت، پہلو، ٹخنوں، پاؤں سے متعلقہ آیات کو ایک جگہ بیان کردیا گیا ہے۔

الغرض قرآنی انسائیکلو پیڈیا کی فہرست کے ذریعے اس موضوع سے متعلق سارا قرآن مجید آپ کو ایک باب میں ملے گا۔

۳۔ اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا سے تیسری مثال ''علمِ کونیات'' سے دیتا ہوں کہ کائنات کیسے بنی؟

اس موضوع پر درج ذیل عناوین قائم کرکے ان پر متعلقہ آیات کو یکجا بیان کردیا گیا ہے:

i۔ کائنات کی ابتدائی دخانی حالت کا بیان

ii۔ ایک دھماکے سے کائنات کی ابتداء ہونا

iii۔ تخلیقِ کائنات کے چھ مراحل سے کائنات کا گزرنا اور مسلسل وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جانا

iv۔ کششِ ثقل (Gravitation force) کے کام کرنے کا طریقہ اور اس میں موجود توازن کا بیان

v۔ کائنات کا توازن اور اس کی وسعت پذیری کا بیان

vi۔ زمین و آسمان ایک دوسرے سے جدا کیسے ہوئے؟

vii۔ سات آسمانی طبقات کیسے بنے؟

viii۔ کسی سہارے کے بغیر کائنات پست و بالا کیسے بنی؟

ix۔ آسمان دنیا کی تزئین کیسے ہوئی؟

x۔ زمین کے طبقات کیسے بنے؟

xi۔ کائنات کا اختتام (End) کیسے ہوگا؟

xii۔ سیاہ شگاف (Black Hole) کی حقیقت کیا ہوگی؟

xiii۔ قوانینِ طبیعات کیا ہیں؟

xiv۔ نظریہ اضافیت (Theory of Relativity) کا بیان (اسے پچھلی صدی میں آئن سٹائن اور نیوٹن زیر بحث لائے۔)

xv۔ رفتار، قوت کشش، تسخیر خلا، نوری سال کا تصور، اجرام فلکی، زمین و آسمان کا نظام، نظامِ شمسی کے حیرت انگیز نظام، سیاروں، ستارہ ثاقب، کہکشائیں، ستاروں کے سفر کی منازل کا تذکرہ، سائے کے بڑھنے، گھٹنے کا تذکرہ

سائنس ان حقائق کا ادارک آج کررہی ہے مگر اللہ رب العزت نے 14 سو سال پہلے اپنے حبیب مکرم ﷺ پر جو کتاب نازل فرمائی، اس میں اس حوالے سے جملہ تفصیلات کو ان کی جزئیات سمیت بیان فرمادیا ہے۔ الغرض اس انسائیکلو پیڈیا میں علم کونیات اور علم فلکیات سے متعلقہ ان جملہ امور پر قرآنی آیات کو ایک باب میں یکجا کردیا گیا ہے۔

۴۔ اسی طرح اگر اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا میں ''معدنیات'' کے باب کو دیکھیں گے تو اس میں لوہے، سیسہ، تانبہ اور دیگر دھاتوں اور ان سے بننے والی اشیاء سے متعلقہ جملہ قرآنی آیات کو ان اشیاء کے عناوین کے تحت یکجا بیان کردیا گیا ہے۔

۵۔ اسی طرح ''نباتات'' کے باب میں درختوں، بیج، گھٹلی، سبزہ، چراگاہیں، شجرکاری، درختوں، باغوں اور پھلوں کے احوال، مختلف اقسام کی چیزوں میں نر اور مادہ کے احوال، کھجور اور انگور کا نظام، کیلے، انجیر، زیتون اور انار کا نظام، ان تمام امور سے متعلقہ قرآنی آیات کو اس انسائیکلو پیڈیا میں یکجا بیان کیا گیا ہے۔

۶۔ المختصر یہ کہ آپ کوئی بھی موضوع لے لیں، سائنس، اخلاقیات، غزوات، سیرت نبویہ ﷺ، قوموں کے عروج و زوال، اخلاق حسنہ وسیئہ، جملہ حقوق العباد، اختلاف و تناؤ کی صورت میں حقوق، وراثت، الغرض جہاں جہاں انسان کا تعلق ہے، اس پر قرآن وضاحت عطا کرتا ہے اور ان تمام موضوعات کو اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا میں بیان کردیا گیا ہے۔

☆ اس انسائیکلو پیڈیا کی پہلی جلد میں موجود فہرست پوری 8 جلدوں کی رہنمائی کرتی ہے۔ پہلی پانچ جلدیں موضوعاتی اعتبار

سے قرآنی آیات کے مجموعہ پر مشتمل ہیں جن کی وضاحت میں نے مذکورہ امثال سے کردی ہے۔ آخری تین جلدیں ''معجم'' یعنی الفاظ کے اعتبار سے ہیں۔ جن میں آپ کسی بھی لفظِ قرآنی کے ذریعے متعلقہ آیتِ قرآنی تک پہنچ جائیں گے۔ یعنی اس انسائیکلو پیڈیا کی آخری تین جلدیں قرآن مجید کا ابجدی اشاریہ ہیں۔

☆ اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا کو گھر گھر پہنچائیں۔ ہر شخص قرآن مجید سے جڑ جائے تاکہ قرآن مجید سے کٹا ہوا تعلق بحال ہو اور براہ راست قرآن سے اخذِ علم کا کلچر پیدا ہوجائے۔ ہر وہ شخص جو عربی اور عربی لغت نہیں جانتا مگر وہ مسلمان ہونے کے ناطے قرآن مجید بغیر مغالطہ و گمراہی لینا چاہتا ہے تو اس انسائیکلو پیڈیا نے اسے اس طرح قرآن مجید کے علوم تک پہنچادیا ہے جیسے انگلی پکڑ کر بچے کو ساتھ لے جایا جاتا ہے۔

اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا کے بعد اب قرآن مجید پر فقط علماء کا اجارہ نہیں رہا بلکہ امتِ محمدی ﷺ کے ہر فرد کا اجارہ ہوگیا ہے۔ اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا نے ہر شخص کی رسائی قرآن مجید تک کردی ہے۔ ہر شخص اس کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر اس کے فروغ و تشہیر کے لیے محنت کرے۔ میری آرزو ہے کہ پاکستان میں کوئی گھر اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا سے خالی نہ رہے۔

☆ اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا کی طرح حدیث کا بھی 15 جلدوں پر مشتمل انسائیکلو پیڈیا تیار ہوچکا ہے۔ ان شاء اللہ اگلے سال ربیع الاول میں وہ بھی منظر عام پر آجائے گا، جس میں 40 سے 50 ہزار تک موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

مہمانانِ گرامی کے اظہارِ خیالات

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی اس افتتاحی اور تعارفی گفتگو کے بعد اس تقریب میں شریک ہر طبقۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے مہمانان گرامی نے قرآنی انسائیکلو پیڈیا اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی علمی و فکری خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ ذیل میں مہمانانِ گرامی کے اظہارِ خیالات کو نذرِ قارئین کیا جارہا ہے:

محترم ڈاکٹر طاہر حمید تنولی (سربراہ شعبہ تحقیق اقبال اکیڈمی)

آج کی یہ تقریب قرآن مجید کے ساتھ اپنا تعلق مزید پختہ کرنے کی طرف ایک قدم ہے۔ یہ منہاج القرآن کا خاصہ ہے اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی پوری زندگی کی جدوجہد کا طرۂ امتیاز اور پہچان ہے کہ قرآن حکیم اس ملت کا مزاج بنے اور اس ملت کے لہو میں اترے۔ اس ملت کے اٹھنے بیٹھنے کا عنوان قرآن حکیم کی تعلیم ہو۔ قرآنی انسائیکلو پیڈیا اس آرزو کی ایک عملی شکل ہے۔

قرآنی مضامین اور علوم وفنون کا احاطہ کرنا ناممکن ہے مگر اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا میں جس انداز سے مضامین کا احاطہ کیا گیا ہے، وہ اپنے اندر ایک شانِ ندرت اور شانِ امتیاز رکھتا ہے۔ اس انسائیکلو پیڈیا سے قرآن مجید کے مضامین سے آگہی ہوتی ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ پڑھنے والے کی ایک Approach اور ایک زاویہ نگاہ بنتا ہے، نیز پڑھنے والے کا تصورِ کائنات Develop ہوتا ہے۔ اس انسائیکلو پیڈیا کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا بنیادی عقیدہ، تصورات، تصورِ زندگی، مقاصد، آرزوئیں کیا ہونی چاہئیں اور ان کی تکمیل کس طرح ہونی چاہئے؟ الغرض عقائد، عبادات، معاملات، سائنسز، علوم سب کا تذکرہ ہمیں اس انسائیکلو پیڈیا میں ملے گا۔

میں بطور خاص اس انسائیکلو پیڈیا میں موجود تصورِ تقدیر پر بات کروں گا۔ اس تصورِ تقدیر نے صدیوں تک اس ملت کے اندر مغالطے پیدا کئے اور آج بھی جس تصورِ تقدیر کو لے کر ہم عملاً چل رہے ہیں، یہ تصورِ تقدیر وہ نہیں ہے جو قرآن مجید نے ہمیں دیا ہے۔ اس تصور کو سمجھنے کے لیے جب ہم قرآنی انسائیکلو پیڈیا کو پڑھتے ہیں تو جس ترتیب کے ساتھ اس حقیقت کو اس کتاب میں بیان کردیا گیا ہے، وہ ہمارے اندر اُس تصورِ تقدیر کو تازہ کرتا ہے جس کو پڑھنے والا ایک ایسے انسان میں ڈھلتا ہے جو اس کائنات پر حاکم ہو، جو اس کائنات کا مقتدر اور صاحبِ اختیار انسان ہو۔

تقدیر کے موضوع پر اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا میں قائم کی گئی موضوعات کی ترتیب کو پڑھنے سے حقیقی تصورِ تقدیر بایں طور بھی اجاگر ہوتا ہے کہ بندہ تزکیہ کے عمل سے گزرتا ہے، بے عملی سے نکلتا ہے اور عمل کے دائرے میں داخل ہوتا ہے۔ نیز یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی امید کے اس دامن کو تھامے رکھتا ہے کہ اللہ کا علم انسان کے علم پر حاوی ہے۔

اس انسائیکلو پیڈیا کی اہمیت و افادیت کے پیشِ نظر اسے جامعات میں طلبہ کے نصاب اور ان کے نظام تربیت کا حصہ ہونا چاہیے۔

محترم اوریا مقبول جان (تجزیہ کار/ کالم نگار/ اینکر پرسن)

قرآن مجید کا یہ دعویٰ کہ ہم نے اس کتاب میں ہر چیز کا ذکر کردیا ہے، یہ دعویٰ بہت بڑا دعویٰ ہے اور یہ دعویٰ اس وقت تک عام آدمی تک پوری بصیرت کے ساتھ تک نہیں پہنچتا جب تک قرآن مجید کے مضامین کو کھول کر لوگوں کے سامنے بیان نہ کیا جائے۔

مدتوں ہمارے ہاں تفاسیر لکھی گئیں اور تفاسیر میں لوگوں نے اپنے علم کے خزانے لٹائے، اس وقت کی ضرورت ہی یہی تھی کہ تفاسیر لکھی جائیں، اس لیے کہ لوگوں کے پاس ان کو پڑھنے کا وقت تھا لیکن اب وقت اور حالات تبدیل ہوچکے ہیں، سائنسی دور ہے، تیز رفتار دنیا ہے۔ اسی تناظر میں گذشتہ 20/25 سال سے میرے سامنے یہی سوال تھا کہ اللہ تعالیٰ کس شخص کو منتخب کرتا ہے کہ وہ قرآن مجید کا کوئی ایسا ریفرنس لے کر آجائے کہ اس تیز رفتار زمانہ کے اندر ہر شخص کو اس کے موضوع سے متعلقہ ہر شے فوری میسر آجائے۔ مثلاً:

مجھے توحید، رسالت، قوانینِ اسلام یا الحاد پر کچھ پڑھنا ہے تو مجھے اس پر قرآنی آیات ایک ساتھ اکٹھی مل جائیں۔ اس حوالے سے اشارات بہت ملتے ہیں مگر جس نظم، ترتیب اور اظہارِ بیان کے ساتھ اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا میں موضوعات کا انتخاب کیا گیا ہے اور پھر پورے قرآن مجید سے اس پر متفرق آیات کو یکجا کرکے شامل کیا گیا ہے، یہ امر حیرت کی انتہا ہے۔

گذشتہ دنوں میں جب ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب کا انٹرویو کررہا تھا تو میرے اوپر حیرت کا ایک جہاں کھل رہا تھا کہ ایک طرف قرآنی انسائیکلو پیڈیا ہے اور آنے والے دنوں میں حدیث پر انسائیکلو پیڈیا بھی منظر عام پر آنے والا ہے، مجھے یوں لگ رہا ہے کہ اس شخصیت کے ذریعے کسی نہ کسی شکل میں خواہشات کی تکمیل ہوتی چلی جارہی ہے۔ یہ بہت بڑا کام ہے۔ قرآن مجید کی خدمت منتخب لوگوں سے لی جاتی ہے۔ علامہ محمد اقبال کا ایک دعویٰ ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس دعویٰ کی توفیق ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب کو ضرور دیں گے، اقبال نے کہا تھا:

گر دلم آئینۂ بے جوہر است
گر بحرفم غیر قرآں مضمر است
روز محشر خوار و رسوا کن مرا
بے نصیب از بوسۂ پا کن مرا

’’اگر میرے دل کا آئینہ کسی خوبی سے خالی ہے اور اگر میرے دل میں قرآن مجید کے علاوہ کوئی ایک حرف بھی موجود ہے تو اے اللہ مجھے قیامت کے دن رسوا اور خوار کر دینا اور مجھے رسول اکرم ﷺ کے پاؤں کے بوسے سے بھی محروم کر دینا‘‘۔

یقیناً اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا کے بعد اس دعویٰ کا اطلاق ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ذات پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس انسائیکلو پیڈیا کا نور عطا فرمائے اور میں نے یہاں جو حاضری دی ہے، اس کے صدقے اللہ تعالیٰ میری مغفرت کرے۔

محترم چوہدری محمد سرور (گورنر پنجاب)

میرے لئے یہ لمحہ عزت وتکریم کی معراج ہے کہ میں ایک ایسی پرنور و پروقار تقریب میں حاضر ہوں جس کی سعادت بہت کم انسانوں کے حصے میں آتی ہے۔ اس تقریب میں حاضری باعثِ عزت و وقار ہے اور آخرت میں بھی نجات، انعام اور سرخرو ہونے کا سبب ہے۔

شیخ الاسلام نے قرآنی انسائیکلو پیڈیا کی صورت میں قوم کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ بلاشبہ یہ عظیم کام نہایت اہمیت کا حامل ہے لیکن اس سے بھی اہم کام یہ ہے کہ انہوں نے قرآنی انسائیکلو پیڈیا کو عوام تک پہنچایا اور ان کے دلوں اور ذہنوں پر قرآن کے ابدی پیغام کو ہمیشہ کے لیے ثبت کرنے کی پرخلوص سعی کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب کی شخصیت کو سمجھنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔

محترم سید سلیمان گیلانی (معروف شاعر)

محترم سید سلیمان گیلانی نے منظوم انداز میں خراج تحسین کچھ یوں پیش کیا:

شیخ الاسلام کی تحریروں میں ہے وہ پیغام
ایسا پیغام کہیں جس کو سراسر الہام

ان کے پیغام کا ہے مرکزی نقطہ توحید
یہی نقطہ ہے اوجِ بشریت کی کلید
ان کا پیغام ہے پیغامِ نبوت کا امین
رہنما اک یہی پیغام ہے دنیا ہو کہ دین
ان کے پیغام میں ہے مکی حجازی کی تڑپ
مومن و مخلص و جانباز کی غازی کی تڑپ
ان کی آواز ہے اقبال کی آواز کے ساتھ
ان کی پرواز ہے شاہین کی پرواز کے ساتھ
ڈھونڈنے نکلو گے بھی تو تم یقیناً ہے محال
ان کی تصنیفوں کی دنیا میں نہیں آج مثال
تاکہ قرآن کی دنیا میں تفاہیم ہوں عام
فائدہ جن سے اٹھا پائیں خواص اور عوام
لائے ہیں علمی خزائن کا نیا مجموعہ
جن کو وہ کہتے ہیں قرآن کا ہے موسوعہ
شیخ الاسلام کی محنت کا نتیجہ دیکھیں
آٹھ جلدوں کا یہ انسائیکلو پیڈیا دیکھیں

محترم سید صمصام شاہ بخاری (رہنما پاکستان تحریک انصاف)

یہ قرآنی انسائیکلو پیڈیا دور حاضر میں اسلام کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ میں شیخ الاسلام اور تحریک منہاج القرآن کے تمام ساتھیوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ کی طرح اپنا طرہ امتیاز قائم رکھا اور آج وہ پھر ایسے کام کے ساتھ آئے ہیں جو ہر مسلمان کے لیے فائدہ مند ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زندگی عطا فرمائے۔

محترم قیوم نظامی (دانشور، ادیب، مصنف)

یہ قرآنی انسائیکلو پیڈیا ڈاکٹر صاحب کا عظیم کارنامہ ہے۔ اس کا انداز اس قدر عام فہم ہے کہ اس سے طلبہ و سکالرز یکساں استفادہ کرسکتے ہیں۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ میں آپ کے اس عظیم کام پر آپ کو نذرانہ عقیدت پیش کرسکوں۔ میں اپنی کم مائیگی کا اعلان کرتے ہوئے علامہ محمد اقبال کے اشعار آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

محترم جنرل (ر) اعجاز اعوان (دانشور، دفاعی تجزیہ کار)

اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کا جو سلسلہ جاری کیا، وہ امت کے لیے روحانی ارتقاء ہے۔ لوح محفوظ کا آخری باب قرآن مجید کی شکل میں ہمارے پاس آیا۔ ہم قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے ایک حد تک محدود ہیں۔ اس سے آگے ہم سمجھنے کی طاقت نہیں رکھتے، لیکن طاہرالقادری صاحب نے قرآنی انسائیکلوپیڈیا کی شکل میں جو کاوش کی ہے، اس سے ہر عام و خاص علومِ قرآن کو سمجھ سکتا ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد اس امتِ مسلمہ میں اللہ تعالیٰ کچھ ایسے بندوں کو چن لیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیغام کو اس کی مخلوق تک پہنچانے کے لیے کردار ادا کرتے ہیں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم ایسی ہی ایک شخصیت سے وابستہ ہیں جو قرآن مجید سے ہمارے ٹوٹے ہوئے تعلق کو بحال کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

محترم مولانا سید عبدالخبیر آزاد (خطیب بادشاہی مسجد لاہور)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے قرآنی انسائیکلوپیڈیا کی شکل میں جو کام کیا ہے، یہ ایک عظیم کام ہے۔ شیخ الاسلام جیسے لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ قرآنی انسائیکلوپیڈیا کو جو بھی پڑھے گا، اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ اس سے پہلے آپ نے عرفان القرآن کی شکل میں ترجمہ قرآن پیش کیا۔ آپ کی 550 سے زیادہ کتب شائع ہوچکی ہیں، مصر میں آپ کی شخصیت پر تحقیقی کام ہو رہا ہے۔ جو علمی کام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری صاحب نے کیا ہے، یہ پوری امتِ مسلمہ پر ان کا احسان ہے۔

یہ انسائیکلو پیڈیا صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کی ضرورت تھی۔ توحید باری تعالیٰ اور امام اعظم ابوحنیفہؒ پر کیا گیا ان کا علمی فکری کام بھی اپنی مثال آپ ہے۔ یہ بات حقیقت ہے کہ اب صرف علماء ہی نہیں بلکہ ہر طبقہ اور ہر بندہ اس کو آسانی کے ساتھ سمجھ اور پڑھ سکتا ہے۔ یہ کام ان کی نصف صدی کی محنت کا نچوڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس انسائیکلو پیڈیا کو گھر گھر لے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ شیخ الاسلام ہمیشہ امن، رواداری، محبت کے لیے دنیا کے سامنے اسلام کا پیغام بنے ہیں۔ آج بھی ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے علماء و زعماء یہاں بیٹھے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب ڈاکٹر صاحب

سے محبت کرتے ہیں، اس لیے کہ آپ ایک علمی شخصیت ہیں اور آج ہم پوری دنیا میں اس کا اجالا دیکھ رہے ہیں۔

محترم ڈاکٹر فرید احمد پراچہ (ڈپٹی سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی)

قرآنی انسائیکلو پیڈیا کی صورت میں جس عظیم الشان کام کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے سرانجام دیا ہے، اس کے بارے میں میں قرآن مجید ہی کی آیت مبارکہ سے انہیں خراج تحسین پیش کروں گا کہ

اِنَّ ذٰلِکَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡر.

''یہ بہت بڑے کاموں میں سے ایک کام ہے''۔

ہمارا معاشرہ قرآن مجید کو صرف کتاب تلاوت اور کتاب برکت کے طور پر جانتا ہے، بلاشبہ یہ کتاب تلاوت و برکت ہے مگر یہ کتابِ ہدایت وحکمت اور کتاب علم وعمل بھی ہے۔ یہ کتاب ذکر وفکر بھی ہے، یہ کتاب تفکر و تدبر بھی ہے، یہ کتاب قانون و دستور بھی ہے۔ اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا میں ان تمام موضوعات پر سب کچھ موجود ہے۔ یہ اللہ کی کرم نوازی ہے کہ اہلِ علم ہمارے اندر موجود ہیں اور دینی ضروریات کے مطابق اپنی خدمات کو انجام دے رہے ہیں۔

محترم خواجہ معین الدین کوریجہ (آستانہ عالیہ کوٹ مٹھن شریف)

صدیوں بعد جب کوئی شخصیت پیدا ہوتی ہے تو اس کے سامنے سارا علم، دانش اور ادراک جواب دے جاتا ہے۔ جو شخصیت صدیوں بعد پیدا ہوتی ہے تو پھر صدیاں اس کے کام کا احاطہ کرتی ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ کسی ایک تقریب میں اس شخصیت اور ان کی خدمات پر مکمل بات کرسکیں۔ میں شیخ الاسلام کی خدمت میں صرف یہ شعر عرض کروں گا کہ

؎ دوستی کا دعویٰ کیا، عاشقی سے کیا مطلب
ہم تیرے فقیروں میں، ہم تیرے غلاموں میں

محترمہ ڈاکٹر غزالہ حسن قادری (ممبر سپریم کونسل MQI)

قرآن مجید ایک عظیم الشان کتاب ہے جو تمام کائنات کے علوم اور مسائل کے حل کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ اس صورت حال میں اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا کی کیا خصوصیت و افادیت ہے؟ اور ہمیں اس کی ضرورت کیوں ہے؟

بدقسمتی سے گزشتہ کچھ صدیوں سے قرآنی علم اور انسانی زندگی اور نئے پیش آمدہ مسائل کے درمیان تعلق ختم ہو چکا ہے۔ انسانی معاشرہ بہت زیادہ گھمبیر ہو چکا ہے، قرآنی علوم کو آسان اور عام فہم انداز میں عوام تک نہیں پہنچایا گیا۔ بالخصوص نئی نسل اپنی معاشرتی زندگی میں پیش آنے والے مسائل کے حل کے لیے سب سے پہلے قرآن مجید کی طرف رجوع نہیں کرتی، اس لیے کہ انہیں اس کو سمجھنے اور اس کے مفاہیم و مطالب تک پہنچنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اسلامی علوم بھی ہر آئے روز کمزور سے کمزور ہوتے چلے جارہے ہیں۔ ہمیں حاصل اسلامی علم اس حد تک کم ہے کہ یہ ہماری آنے والی نسلوں کے ایمان کی حفاظت نہیں کرسکتا۔ ہم تمام مجموعی طور پر قرآنی علوم کا اپنی عملی زندگیوں میں اطلاق کرنے اور اس کو عامۃ الناس تک پہنچانے میں ناکام ہو چکے ہیں۔

ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر رحم فرمایا اور ہمیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی صورت میں ایک ایسا مجدّد عطا فرمایا جس نے ہمارے تعلق کو قرآن مجید سے مضبوط کرنے کے لیے علمی وفکری کاوشیں کیں۔ انہوں نے نہایت ہی عام فہم، آسان اور پراثر طریق سے اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا میں قرآنی علوم کو بیان کیا۔ انہوں نے بدلتے ہوئے زمانے کی ضرورت اور تقاضوں کے مطابق اور ہر خاص و عام کی ذہنی سطح کے مطابق اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا کو ہماری ہدایت و رہنمائی کے لیے مرتب کیا۔ انہوں نے نئی نسل کا تعلق قرآن مجید سے قائم کیا۔ ہم جہالت کی خلیج میں تھے مگر شیخ الاسلام نے ہمیں قرآنی علوم کی روشنی کے ذریعے ان اندھیروں سے نکالا۔

اگر ہم آج مایوسی یا تنہائی کا شکار ہیں، اصلاح کے حوالے سے فکر مند ہیں، قرآنی ہدایت کے طالب ہیں تو اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا کو اٹھائیں تو مایوسی اور تنہائی سے نکلنے اور اصلاح اعمال و احوال کے موضوعات کے تحت نہ صرف اپنی ان خامیوں اور نقائص کے اسباب کو قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں معلوم کرسکتے ہیں بلکہ ان اندھیروں سے نکلنے کا قرآنی راستہ بھی ہمیں یہ انسائیکلو پیڈیا ایک نظم کے تحت فراہم کرتا ہے۔ میں تمام خواتین کی نمائندگی کرتے ہوئے شیخ الاسلام کے اس عظیم کام پر ان کو سلام پیش کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمرِ خضر عطا فرمائے۔

محترم ڈاکٹر فاروق ستار (سینئر رہنماء ایم کیو ایم)

آج میں اپنے لیے باعثِ اعزاز سمجھتا ہوں کہ اس تقریب میں شریک ہوں۔ آج کراچی سے لاہور آتے ہوئے میرے ذہن میں بہت سے سوالات تھے لیکن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے خطاب کے بعد میرے دل میں بہت سے سوالات تشنہ نہیں رہے بلکہ ان کے جواب مل گئے۔ قرآنی انسائیکلوپیڈیا ایک روشن کوریڈور ہے جو انسان کو دینی و دنیاوی منازل تک پہنچاتا ہے۔ مذہب کے نام پر جو بہت سی دکانداری اور ٹھیکیداری ہو رہی ہے، اس کے لیے قرآنی انسائیکلوپیڈیا بہت مؤثر جواب ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قرآنی انسائیکلو پیڈیا کے حوالے سے گفتگو کے ذریعے میری بہت ساری جستجو، تفکر اور تشویش کا بندوبست ہوگیا۔ آپ نے میرے ایک بہت بڑے سوال کا جواب اپنی گفتگو میں دے دیا کہ ہمیں لوگوں کو بااختیار بنانا ہے، ان کے ذہنوں کے دریچوں کو کھولنا ہے، انہیں سوچنے اور سمجھنے کا موقع دینا ہے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ جانیں اور پھر اس سے بڑھ کر وہ زیادہ مانیں بھی۔ آپ نے قرآنی انسائیکلو پیڈیا کی شکل میں ایک کوریڈور بنا کر لوگوں کو اس رستے پر چلانے کا موقع فراہم کردیا ہے۔ میں آپ کی ان خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

ایک چینی محاورہ ہے کہ ہم لوگوں کو محتاج نہ بنائیں بلکہ انہیں آزاد کریں، انہیں مچھلیاں پکڑ پکڑ کر نہ دیں بلکہ مچھلیاں پکڑنے کا فن سکھائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے مذہب کے نام پر جاری اجارہ داری، ٹھیکیداری کو ختم کردیا اور میری بہت بڑی خواہش کی تکمیل کا آپ نے بندوبست کردیا، اس پر میں ذاتی طور پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آپ نے پہلے دہشت گردی کے خلاف فتویٰ دیا کہ دہشت گردی و انتہا پسندی کا دین سے کوئی تعلق نہیں، اس فتویٰ کی صورت میں آپ نے ہمیں قرآن مجید سے جوڑا اور آج پھر ایک دفعہ قرآنی انسائیکلو پیڈیا کے ذریعے پوری امت مسلمہ کو قرآن مجید سے جوڑنے کا بندوبست فرمادیا۔

؎ اپنے ہاتھوں میں لیے شمعِ یقین آئیں گے
اب پیمبر نہیں آئیں گے، آپ ہی آئیں گے

محترمہ ڈاکٹر صغریٰ صدف (شاعرہ، ادیبہ)

آج تک ہمیں قرآن مجید پڑھایا اور سمجھایا ہی نہیں گیا حالانکہ ہم وہ قوم ہیں جنہوں نے انسانیت کی امامت کرنا تھی۔ بڑا عالم کبھی بھی کسی ایک فرقہ کی بات نہیں کرتا بلکہ ہر ایک کو اپنے دامن میں سموتا چلا جاتا ہے۔ یہ قرآنی انسائیکلوپیڈیا ایک کتاب نہیں بلکہ معجزہ ہے، کیونکہ اس سے پہلے کبھی ایسے انداز سے ایسے موضوعات بیان نہیں کیے گئے۔

محترم صوفیہ بیدار (کالم نویس، شاعرہ)

مجھے فخر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس روز کے لیے پیدا کیا کہ اتنی بڑی تصنیف کے لیے کچھ الفاظ کہہ سکوں۔ 1980ء کی دہائی میں جب میں پی ٹی وی میں نیوز کاسٹر تھیں تو ہم ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب کے پروگرام فہم القرآن کی ریکارڈنگ کا انتظار کرتے تھے۔ آپ نے جس موضوع پر بھی بات کی تو یہ آپ کی ہی شان ہے کہ اس کا حق ادا کردیا۔

آپ نے اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا میں خواتین کے حقوق اور عائلی زندگی کے موضوعات اور مسائل کے عنوانات کو بھی بیان کیا ہے جن کے بارے میں قرآن مجید ہمیں براہ راست رہنمائی عطا فرماتا ہے۔ مجھے ان میں سے خواتین کے کئی حقوق کا علم پہلی بار ہوا ہے، اس سے پہلے میں ان سے ناآشنا تھی۔ آپ نے قرآن مجید کے صفحات کو اس طرح کھولا ہے کہ

رخ سے نقاب اٹھا کہ بڑی دیر ہوگئی
ماحول کو تلاوتِ قرآں کئے ہوئے

آج آپ کو دیکھا تو آپ پر ناز ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔

محترم خالد پرویز (صدر انجمن تاجران آل پاکستان)

قرآنی انسائیکلوپیڈیا ایک پیغام اور اس بات کا ثبوت ہے کہ صرف دین داروں سے ہی اصل دین ملتا ہے۔ دین دار اور صاحبِ علم ہی آپ تک صحیح بات پہنچاسکتے ہیں۔ یہ کتاب وہ تاریخی کام ہے، جو منہاج القرآن اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کیا مگر یہ کام ریاستیں اور حکومتیں نہ کرسکیں۔

اگر کسی نے اپنی پریشانیاں دور کرنی ہیں تو وہ قرآنی انسائیکلوپیڈیا پڑھ لے، اس کتاب میں اس کے تمام مسائل کا حل ہے۔

اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا کو تمام تاجر اپنے دفاتر اور گھروں میں رکھیں۔ یہ کتاب آپ کو رہنمائی اور راستہ عطا کرے گی۔ شیخ الاسلام کی جملہ خدمات قابل تحسین ہیں۔ ان کو جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ جس جذبے کے ساتھ ان کے کارکنان کام کررہے ہیں، میں ان تمام کو سلام پیش کرتا ہوں۔

محترم خواجہ غلام قطب الدین فریدی (آستانہ عالیہ گڑھی اختیار بخش)

عمرہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا از بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

میرے لئے اعزاز کی بات ہے کہ اتنے عظیم مقصد کے لیے منعقد کئے جانے والی اس تقریب میں اظہار خیال کررہا ہوں۔ بہت سے مفسرین اور تفاسیر آئیں لیکن قرآنی انسائیکلو پیڈیا کی شکل میں منفرد کارنامہ صرف قبلہ ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب کے حصے میں آیا ہے۔ یہ انسائیکلو پیڈیا اپنے اندر بہت ساری خوبیوں کے ساتھ ساتھ یہ خوبیاں بھی لیے ہوئے ہے کہ اس کو پڑھنے سے قرآن مجید سے ہمارا تعلق جڑ جائے گا اور اپنے تمام مسائل کے حوالے سے تمام آیات قرآنیہ یکجا ایک باب میں مل جائیں گی۔ میں شروع ہی سے آپ کا نہایت عقیدت مند ہوں۔ میں نے جب پہلی مرتبہ انہیں دیکھا تو میری کیفیت یہ تھی کہ

؎ کتنے حسین ہیں وہ لوگ کہ جو آئے ایک بار
تو نظروں میں کیا سمائے کہ دل میں اتر گئے

میری خوش بختی ہے کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں، آج اس کا اقرار بھی کررہا ہوں۔ اس محبت کا انکار بھی ان الفاظ میں کرتا ہوں کہ

؎ اپنی تکمیل کررہا ہوں میں
ورنہ تجھ سے تو مجھ کو پیار نہیں

انہوں نے ہر میدان میں کارنامے سرانجام دیئے ہیں، میری نظر میں ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ

؎ یہ شخص درد کی دولت کو عام کرتا ہے

یہ عشق، محبت، امن وآشتی، تحمل و بردباری کی دولت کو عام کرتے ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ تحمل و بردباری سے تمام چیزوں کا سامنا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ دراز فرمائے اور ان کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے۔

؎ پروانہ بات کر گیا جلنے کی آڑ میں
کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور اختصار ہے

محترم ڈاکٹر محمد اجمل قادری (جمیعت علمائے اسلام۔س)

عاشق قرآن جناب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری وہ پیاری اور ہر دلعزیز شخصیت ہیں کہ ایک شام میرے ہاں شیرانوالہ دروازہ لاہور میں حضرت مولانا سید ابوالحسن ندوی تشریف فرما تھے۔ یہاں ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب کی تشریف آوری ہوئی تو حضرت نے مجھے فرمایا کہ ”جب تک زندگی رہے ان سے یاری نبھاتے رہیں“۔ ڈاکٹر صاحب کی مبارک زندگی خود ایک مستقل قرآنی انسائیکلو پیڈیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے قادریوں کی طرف سے بہت سارے قرض اتار دیئے۔ آج کی یہ تقریب صرف ایک قرآنی انسائیکلو پیڈیا ہی کی تقریب نہیں بلکہ ایک لمبے سلسلہ کی شروعات ہیں۔ آج کی تقریب ہمیں یہ بات یاد دلاتی ہے کہ اللہ جب مہربان ہوتا ہے تو قادریوں سے وہ کام لیتا ہے جو غیر قادریوں سے ممکن نہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کے علم، عمل اور صحت میں مزید وسعت عطا فرمائے۔

محترمہ بشریٰ رحمٰن (ادیبہ/ شاعرہ، دانشور)

فخرِ ملت جنابِ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس روحانی تقریب کو سجا کر سب دل والوں کو اس میں مدعو کرلیا۔ یہ اس امر کا اظہار ہے کہ دل اور روح کا آپس میں ایک گہرا رابطہ ہے۔ جب تم اپنے دل کو اپنی روح سے علیحدہ کرلیتے ہو تو پھر تمہیں سجدہ میں یہ صدا آتی ہے کہ

؎ تیرا دل تو ہے صنم آشنا تمہیں کیا ملے گا نماز میں

جب دل اور روح کے رابطہ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو یاد کرتے ہیں تو پھر تمہاری عبادت مکمل ہوتی ہے۔ اس روحانی محفل میں میری سماعت کے علاوہ کوئی حس باقی نہ تھی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری جب بات کررہے تھے تو میری قوتِ گویائی جواب دے گئی تھی۔ بات وہی ہے جو دل میں اترتی ہے۔

شیخ الاسلام جب گفتگو فرما رہے تھے تو مجھے لگتا تھا کہ ان کی زبان سے ادا ہونے والا ہر لفظ آسمان سے اتر رہا ہے اور دلوں پر طاری ہورہا ہے۔ آپ نے اکیسویں صدی میں سب سے بڑی اور محترم کتاب لکھ کر ہمارے کئی مسائل کو حل کردیا۔ یہ قرآنی انسائیکلو پیڈیا نسل درنسل قیامت تک دلوں اور ذہنوں کو زندہ کرتا رہے گا، نگاہوں میں نور بھرتا رہے گا، ہاتھوں کو توانائی عطا کرتا رہے گا۔ میں انہیں مبارکباد پیش کرتی ہوں اور ان کی سلامتی کے لیے دعا گو ہوں۔

محترم سردار عتیق احمد خان (سابق وزیراعظم آزاد کشمیر)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے قرآنی انسائیکلو پیڈیا کی صورت میں ایک عظیم کام کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے کئی بڑے کام ان سے لیے ہیں۔ اگر آپ نے اس ملک کے ہر خاص و عام، پڑھے لکھے اور ان پڑھ کو آئین کا آرٹیکل 62/63 یاد کرا دیا ہے جو 70 سال سے لکھا ہوا تھا لیکن کسی کے منہ سے اس انداز سے نہ سنا تھا تو مجھے یقین ہے کہ یہ قرآنی انسائیکلو پیڈیا بھی اللہ کی توفیق سے ہر گھر میں پہنچے گا اور پڑھا جائے گا۔ اس لیے کہ

؎ لہجے کا درد دل میں اترتا چلا گیا
پھر یوں ہوا کہ مجھ کو پرستار کر گیا

میں جب شیخ الاسلام کے اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا پر غور کررہا تھا تو میں اس حقیقت تک پہنچا کہ جو شخصیت شیخ الاسلام کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے یہ بلاشبہ عظیم شخصیت ہے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر ایک اور بہت بڑی شخصیت چھپا کر رکھی ہے جن سے اس نے اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا کا کام لیا ہے۔

یاد رہے کہ مضامین قرآن آسان بھی ہیں اور پیچیدہ بھی ہیں۔ مضامین قرآن کی کئی اقسام ہیں، مضامین قرآن مکی، مدنی، سفری، حضری، لیلی، نہاری، شمسی، قمری، ارضی، سماوی، انفرادی، اجتماعی، نفسیاتی اور اصولی تقسیم میں موجود ہیں۔ کسی عام آدمی کے بس کی بات نہیں کہ ان کو قرآن مجید سے الگ الگ تلاش کرے اور پھر موضوع کے اعتبار سے ایک باب کے تحت ان کو یکجا بیان کردے۔ اس لیے کہ یہ مضامین ضرب و حرب والے بھی ہیں اور امن و آشتی والے بھی۔۔۔ اس میں میں تحت الارض بھی ہیں اور فوق الارض بھی۔۔۔ یہ تحت السریٰ اور فوق العرش تک کے علوم ہیں، ان سب کا قرآن مجید نے احاطہ کیا ہے اور احادیث نے ان کی تفصیل بیان کی ہے۔

مضامین قرآن کا اس طرح ترتیب دینا ایک بہت بڑا کام ہے۔ شیخ الاسلام کی اس کاوش سے یہ آسانی پیدا ہوگئی ہے کہ پہلے دنیا ہمارے کردار و سیرت کو دیکھ کر اسلام پر طعن کرتی تھی اور اب دنیا اس قرآنی انسائیکلو پیڈیا کے ذریعے قرآن مجید کے کسی بھی موضوع پر اس کی اصل تعلیمات کو دیکھ کر مسلمانوں کو پہنچانے کی کوشش کرے گی اور اس حقیقت تک پہنچے گی کہ اگر مسلمانوں میں کوئی کمی بیشی ہے تو یہ ان کی ذاتی ہے مگر اصل پیغام حقیقی اور سچا ہے۔ اس لیے کہ ہماری نااہلیاں اسلام کے کھاتے میں پڑ رہی ہیں حالانکہ اسلام، امن، تحمل، عدمِ تشدد اور برداشت کا مذہب ہے۔

میرا یقین ہے کہ آج تہذیبوں کے تصادم کو ٹالنے کے لیے اگر کوئی کوشش ہوگی تو یہ قرآنی انسائیکلو پیڈیا وہاں ضرور Consult کیا جائے گا۔ شیخ الاسلام ایک متحمل اور مہذب سوسائٹی کی تشکیل کے لیے کوشاں ہیں۔ میرا یقین ہے کہ یہ انسائیکلو پیڈیا گلوبل ویلج کی تشکیل میں بھی دنیا کا مددگار ثابت ہوگا۔

محترم سید سعید الحسن شاہ (صوبائی وزیر مذہبی امور)

آج کی یہ مقدس مجلس، جو قرآنی انسائیکلو پیڈیا کی رونمائی کے لیے ہے، اس کا سہرا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے سر ہے۔ انہوں نے خدمتِ قرآن کے باب میں وہ عظیم کام سرانجام دیا ہے کہ تاریخ میں اس کی کوئی مثال موجود نہیں۔ اللہ تعالیٰ خدمتِ قرآن میں شیخ الاسلام کی توفیقات میں مزید اضافہ کرے۔ اس پر میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

شاہِ عرب پر دل میرا قربان ہوگیا
ہر مغفرت کے واسطے سامان ہوگیا
الفاظ تو خدا کے ہیں، لب ہیں حضور کے
بولی جو بولی آپ نے قرآن ہوگیا

☆ اس عظیم الشان اور فقیدالمثال تقریب کا اختتام آستانہ عالیہ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر پاکپتن شریف سے تشریف لائے ہوئے حضرت خواجہ دیوان مخدوم احمد مسعود چشتی کی خصوصی دعا سے ہوا۔ ❁❁❁❁❁

35ویں سالانہ عالمی میلاد کانفرنس 2018ء

تمام انبیاء علیہم السلام کو حقیقتِ محمدیہ ﷺ کا فیض ملا

بشریت اور نورانیت آپ ﷺ کا مقام نہیں بلکہ دو شانیں ہیں

شیخ الاسلام کا عالمی میلاد کانفرنس سے ایمان افروز خطاب

عالمی میلاد کانفرنس میں صوبائی وزیر صاحبزادہ سید سعید الحسن شاہ گیلانی، سردار لطیف احمد خان کھوسہ، چودھری سالک حسین صوبائی وزراء میاں اسلم اقبال، مراد راس، بیرسٹر عامر حسن، زاہد فخری، پروفیسر عبدالرؤف روفی کی خصوصی شرکت

تحریک منہاج القرآن کی روایت ہے کہ ماہِ میلاد اور حضور ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے دن کو دنیا بھر میں انتہائی شان وشوکت سے منایا جاتا ہے۔ امسال بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے ماہ ولادت ربیع الاول کی آمد کے ساتھ ہی نہ صرف تحریک منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ ماڈل ٹاؤن لاہور بلکہ دنیا بھر میں موجود منہاج القرآن اسلامک سنٹرز، تعلیمی اداروں اور تنظیمی دفاتر پر چراغاں کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ تحریک کے مرکزی سیکرٹریٹ پر واقع گوشہ درود، جامع مسجد منہاج القرآن، کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سٹڈیز، قائد تحریک منہاج القرآن کی رہائش گاہ اور ادارہ منہاج القرآن سے متصل گلی بازاروں میں بھی خصوصی چراغاں اور لائٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔ ربیع الاول کا چاند نظر آنے کا اعلان ہوتے ہی منہاج القرآن کا مرکزی سیکرٹریٹ ''آمدِ مصطفیٰ ﷺ مرحبا مرحبا'' کے نعروں سے گونج اٹھا۔ مرکزی سیکرٹریٹ میں یکم ربیع الاول سے 12 ربیع الاول تک روزانہ ضیافت میلاد کا بھی حسبِ سابق اہتمام کیا گیا۔ مرکزی سیکرٹریٹ سے روزانہ نماز مغرب سے عشاء تک شریعہ کالج کے طلبہ کی خصوصی شرکت کے ساتھ میلاد جلوس کا بھی باقاعدگی کے ساتھ اہتمام کیا جاتا رہا۔

☆ تحریک منہاج القرآن کے زیراہتمام 35 ویں عالمی میلاد کانفرنس 20 نومبر 2018ء کو گریٹر اقبال پارک مینار پاکستان لاہور میں منعقد ہوئی، جس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خصوصی خطاب کیا۔ تحریک منہاج القرآن کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، صدر منہاج القرآن ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے بھی عالمی میلاد کانفرنس میں خصوصی شرکت کی۔ کانفرنس میں لاکھوں فرزندان اسلام وعشاقانِ مصطفیٰ ﷺ نے جوق در جوق شرکت کی جبکہ ہزاروں خواتین بھی کانفرنس میں شریک ہوئیں۔

کانفرنس میں صوبائی وزیراوقاف و مذہبی امور پنجاب صاحبزادہ سید سعید الحسن شاہ گیلانی، پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما سردار لطیف احمد خان کھوسہ، مسلم لیگ قاف کے رہنماء چودھری سالک حسین، صوبائی وزراء میاں اسلم اقبال، مراد راس، پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما چودھری منظور احمد، حسن مجتبیٰ، بیرسٹر عامر حسن، ممتاز شاعر زاہد فخری، معروف ثناء خوان پروفیسر عبدالرؤف روفی، سرور حسین نقشبندی، ممتاز نقیب صاحبزادہ تسلیم احمد صابری سمیت ملک بھر سے مختلف شعبہ جات کی ممتاز ومعروف شخصیات، مشائخ، علماء، مختلف مذاہب کے نمائندگان، اسکالرز، مختلف مذہبی، سیاسی جماعتوں کے قائدین اور وفود نے بھی خصوصی شرکت کی۔

ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈاپور نے استقبالیہ کلمات پیش کئے۔ نقابت کے فرائض علامہ غلام مرتضیٰ علوی، نظامت تربیت کے عہدیداران اور شریعہ کالج منہاج یونیورسٹی کے طلبہ نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس میں پروفیسر عبدالرؤف روفی، صاحبزادہ تسلیم احمد صابری، سرور حسین نقشبندی، الحاج محمد افضل نوشاہی، شہزاد حنیف مدنی، بلالی برادران، خرم شہزاد برادران، ڈاکٹر سرور صدیق اور دیگر ثناء خوانوں نے نہایت ہی خوبصورت انداز میں

ہدیہ عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔

خطاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

عالمی میلاد کانفرنس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ''حقیقتِ محمدیہ ﷺ، متابعت رسول اور اسوۂ حسنہ'' کے موضوع پر خصوصی خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

حضور ﷺ کی ذاتِ مبارکہ اور سیرت مطہرہ ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ انسان حضور نبی اکرم ﷺ کی جس شان کا ادراک نہیں کر سکتا ہے، اس شان کا نام ''حقیقتِ محمدیہ'' ہے، جو انسان کی عقل سے ماروا ہے۔ تمام انبیاء کو حقیقتِ محمدیہ کا فیض ملا۔ ہر نبی کو حقیقتِ محمدی کے ساتھ جتنی موافقت و مطابقت تھی، اس کو اتنا ہی حقیقتِ محمدی جاننے کا فیض ملا۔ اسی طرح حقیقتِ محمدیہ کا فیض اولیاء کاملین کو بھی ملا۔

بشریت اور نورانیت حضور نبی اکرم ﷺ کے مقام نہیں بلکہ حضور ﷺ کی دو شانیں ہیں، جن کے ذریعے عالمِ بشریت اور عالمِ نورانیت کو فیضیاب کرنا مقصود تھا۔ حقیقتِ محمدیہ ان دونوں شانوں سے کئی بڑھ کر ہے جس کا ادراک کرنے سے ہم قاصر ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ بشر اس لیے ہیں کہ اگر بشریت کا دروازہ نہ کھولا جاتا تو ہم آقا علیہ السلام سے جڑ نہ سکتے۔ بشریت کے پردے نے حضور ﷺ کو ہم سے جوڑا۔ بشریت سے ہی اسوۂ مصطفیٰ ﷺ ہمارے لیے سنت بنا۔ بشریتِ محمدی کے صدقہ سے اسوۂ مصطفیٰ بنا۔ اگر بشریت کے پردے میں آپ ﷺ کا ظہور نہ ہوتا تو نہ کوئی آپ کو دیکھ سکتا اور نہ سن سکتا۔ جو کچھ عالمِ نورانیت میں ہے، وہ آقا علیہ السلام کے ساتھ بطریقِ نورانیت جڑ جاتا ہے۔ ہمارے لیے مصطفیٰ کریم ﷺ نے طریقِ نبوت سے جو وصول کیا وہ بھی ہمیں یعنی مخلوق کو دے دیا اور جو کچھ طریقِ نورانیت سے وصول کیا، وہ بھی ہمیں ہماری استطاعت کے مطابق عطا فرما دیا۔ بشر اور انسان میں اتنی طاقت ہی نہیں کہ وہ عالمِ نورانیت اور نورِ الٰہی کو دیکھ سکے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو بشریت کے رنگ میں مخلوق کو دے دیا، حضور ﷺ پر بشری کیفیات صرف ہمارے لیے وارد کیں، تاکہ ہمیں زندگی گزارنے کے لیے اسوۂ کامل مل سکے، اسی کو سنت کہتے ہیں۔ حقیقتِ محمدی کا نور بشریت پر بھی آیا اور عبدیت کا نور بھی بشریت پر آیا، نبوت اور محبوبیت کا نور بھی بشریت پر اترا، اب ان چاروں طریقہ سے جب نور نے ذاتِ محمدی کو گھیر لیا تو وہ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ سراسر اور سراپا نور بن گئی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک سے خوشبو آتی۔ جسم پر مکھی نہ بیٹھتی اور آپ ﷺ کا سایہ نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ آقا ﷺ کا بشری پیکر بھی عالمِ نورانیت سے بلند تر ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ ﷺ کو معراج پر لے جایا گیا تو آپ ﷺ کو اسی بشری پیکر کے ساتھ معراج نصیب ہوئی۔ جہاں فرشتوں کا نور اور جبرائیل کا نور بھی نہیں جا سکا تو وہاں بھی آپ ﷺ اپنے بشری جسم کے ساتھ گئے۔

آج ہم نے آقا علیہ السلام کی اتباع و اطاعت چھوڑ دی، جس بناء پر ہمارا مقدر گراوٹ اور ذلت بن گیا۔ ہم نجی زندگی میں بھی برباد ہوئے اور قومی و بین الاقوامی زندگی میں بھی ذلیل ہوئے۔ جو آدمی ہے ہی دنیا پرست، جسے آقا علیہ السلام سے جڑنے کا شوق نہیں، اگر وہ حضور ﷺ سے لاتعلق ہوجائے تو اس پر وبال کم آئے گا، کیونکہ اس نے دعویٰ ہی نہیں کیا تھا لیکن وہ لوگ جو آج دین کا دعوی کرتے ہیں، دین کے مبلغ بنتے اور عالم کہلواتے ہیں، جو دین کا نمائندہ تصور ہوتے ہیں، دنیا انہیں علمِ دین کا نمائندہ جانتی ہے، یہ جڑنے کا دعویٰ کرنے والے اگر حضور ﷺ سے کٹ جائیں تو ان پر وبال زیادہ آئے گا۔

جو لوگ دین کا نمائندہ اور دین کی شناخت بن جائیں، جو دین کے عالم اور خادم کہلوائیں، لیکن دین ان کی زندگی اور دین ان کے چال چلن میں نظر نہ آئے تو ان کی بدعملی سے اللہ کے دین کو نعوذ باللہ برا بھلا کہا جاتا ہے، اسی بناء پر پھر ان پر عذاب آئے گا کہ وہ اللہ کے دین کی بدنامی کا باعث بنے۔

اگر دنیا بہت بڑی شے ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کو دنیا نہ دیتا جبکہ دوسری طرف اللہ تعالیٰ آخرت اپنے دوستوں کو دیتا ہے، پرائے کو نہیں دیتا۔ آج جو شخص حضور ﷺ کے ساتھ جڑ جائے، آپ ﷺ کے اسوہ اور سنت کے ساتھ جڑ جائے، تو اس کے قلب و باطن کو نور مل جاتا ہے۔ اسی لیے حکم دیا گیا کہ اگر اللہ سے جڑنا چاہتے ہو تو میرے محمد ﷺ کے ساتھ جڑ جاؤ اور ان کی غلامی اختیار کرو۔ آج ہم حضور ﷺ سے اپنا تعلق محبت

قائم کر لیں تو پھر ہمیں دنیا و جہان کی کامیابیاں ملیں گی۔

☆ عالمی میلاد کانفرنس میں ڈاکٹر منوہر چند (چیئرمین پاکستان ہندو کونسل)، سردار رنجیت سنگھ (پاکستان سکھ گوردوارہ پربندھک کمیٹی)، فراز ملک گرفن (پریس پریسٹیرین چرچ آف پاکستان)، عرفان یوسف (صدر ایم ایس ایم)، مظہر محمود علوی (صدر منہاج یوتھ لیگ)، علامہ حاجی امداد اللہ خان قادری (صدر علماء کونسل) اور محترمہ سدرہ کرامت (ناظمہ منہاج وویمن لیگ) نے بھی خیالات کا اظہار کیا۔ علامہ سید فرحت حسین شاہ نے شیخ الاسلام کی نئی آنے والی کتب کا تعارف پیش کیا۔

☆ کانفرنس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا خطاب بذریعہ منہاج ٹی وی پاکستان سمیت دنیا کے کئی ممالک میں براہ راست دکھایا گیا۔ شیخ الاسلام نے کانفرنس کے بہترین انتظام و انصرام پر سربراہ عالمی میلاد کانفرنس خرم نواز گنڈاپور، نائب صدر تحریک بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان، سیکرٹری عالمی میلاد کانفرنس جواد حامد، جملہ ذیلی انتظامی کمیٹیوں، تحریک منہاج القرآن، منہاج القرآن یوتھ لیگ، مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ، منہاج القرآن علماء کونسل، منہاج القرآن ویمن لیگ اور دیگر فورمز، نظامتوں اور شعبہ جات کے عہدیداران کو مبارکباد دی اور دعاؤں سے نوازا۔

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا میلاد النبی ﷺ کانفرنس (کراچی) سے خطاب

تحریک منہاج القرآن کراچی کے زیراہتمام مورخہ 17 نومبر 2018ء کو باغ قائد میں میلاد النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے خصوصی شرکت کی۔

اس میلاد کانفرنس میں تمام مکاتب فکر و مذاہب سے تعلق رکھنے والی شخصیات سمیت اہم سیاسی، سماجی، مذہبی و دینی جماعتوں کے نمائندوں نے بھی بھرپور شرکت کی۔ پاکستان عوامی تحریک کے مرکزی صدر قاضی زاہد حسین، نائب ناظم اعلیٰ احمد نواز انجم، تحریک منہاج القرآن کے صدر علامہ نعیم انصاری، ناظم تحریک مرزا جنید علی، سید امجد علی شاہ، فیصل حسین، وقار قادری، عامر خواجہ، قیصر اقبال قادری، سجاد وارثی، فہیم خان، وسیم اختر، خانہ فرہنگ ایران، مجلس وحدت المسلمین سمیت علماء و مشائخ اور دیگر جماعتوں کے قائدین کی بڑی تعداد اسٹیج پر موجود تھی۔ ہزاروں خواتین وحضرات نے تحریک منہاج القرآن کی میلاد النبی ﷺ کانفرنس میں خصوصی شرکت کی۔

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تاجدار کائنات حضرت محمد ﷺ رحمۃ للعالمین خاتم النبیین اور پیغمبرِ امن بن کر تشریف لائے۔ تعلیماتِ مصطفیٰ ﷺ نے انسانیت کو جہالت کے اندھیروں سے نکالا اور اسلام کی روشنی سے پورے عالم کو منور کیا۔ انسانیت کی خدمت ہی عظیم عبادت ہے، وہ انسان کبھی مومن نہیں ہو سکتا جس کے ہاتھ اور زبان کے شر سے دوسرے مسلمان محفوظ نہ ہوں۔ تاجدار کائنات ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر انسانیت کے حقوق کا سب سے بڑا اور واضح منشور پیش کیا۔

اسلام امن، محبت، سلامتی اور بھائی چارے کا دین ہے۔ اسلام کو دہشت گردی اور انتہا پسندی کے ساتھ جوڑنا تعصب اور بددیانتی ہے۔ ہم سب کا ایک خدا، ایک رسول، ایک قرآن، ایک نبی، ایک کعبہ اور دین اسلام ہے۔ پھر ہم الگ الگ کیوں ہیں؟

نوجوان مسلم امہ کا سرمایہ ہیں، ان پر بھاری ذمہ داری ہے۔ نوجوان، انتہا پسندی اور تفرقوں سے دور رہیں اور ملک کی تعمیر و ترقی میں حصہ لیں۔ مادیت پرستی، بد تہذیبی نے مسلم نوجوانوں کو جکڑ رکھا ہے، اس وقت نسل نو کی صحیح سمت رہنمائی ضروری ہے۔ منہاج القرآن اس صدی کی تجدید احیائے اسلام کی تحریک ہے جس کا مقصد دینِ اسلام کی سربلندی، معاشرے سے انتہا پسندی کا خاتمہ، اتحاد بین المسلمین و اتحاد امت، اصلاحِ احوال اور علم وشعور کی آگہی ہے اور الحمدللہ تحریک اپنی ذمہ داریوں کو بھرپور طریقہ سے ادا کر رہی ہے۔

علماء انبیاء کے وارث ہیں، لہٰذا علماء محراب ومنبر، خطاب اور اپنی تحریر کو معاشرے کی اصلاح کیلئے استعمال کریں اور نئی نسل کو گمراہی سے بچائیں۔ علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ امت کو تفرقوں، نفرتوں، کفر کے فتوؤں سے بچائیں اور امن و محبت ایثار، قربانی، اتحاد و یکجہتی کا درس دیں اور ایک دوسرے کے افکار کا احترام کریں۔

تحریک منہاج القرآن اسلام آباد کے زیر اہتمام میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس سے ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کا خطاب

تحریک منہاج القران اسلام آباد کے زیراہتمام 18 نومبر 2018ء کو کنونشن سنٹر اسلام آباد میں میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت تحریک منہاج القرآن کے مرکزی صدر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کی اور خصوصی خطاب کیا۔ کانفرنس میں نامور مشائخ، جید علمائے کرام، ممتاز ثناخوان، سیاسی و سماجی شخصیات، وکلاء اور تاجر تنظیموں کے وفود اورخواتین وحضرات کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کے خصائص نبوت میں سے ایک نمایاں ترین خصوصیت یہ ہے کہ آپ ﷺ مرکزِ ہدایت ہیں۔ آپ کا دین قیامت تک کُل انسانیت کے لیے ہدایت ونجات کا واحد ذریعہ ہے۔ تاریخِ انسانی میں یہ امتیاز صرف نبی اکرم ﷺ کو حاصل ہے کہ آپ کی انفرادی، معاشرتی اور قومی زندگی کا ایک ایک لمحہ محفوظ اور اہلِ ایمان کیلئے مینارہ نور کی صورت میں موجود ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی رحمت کے لاتعداد گوشے ہیں جن کا احاطہ انسانی عقل نہیں کر سکتی۔ اس رحمت کا دائرہ کار صرف انسانوں تک ہی محدود نہیں بلکہ تمام عالمین کو محیط ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی مبارک آمد سے لسانی، علاقائی، نسلی اور قومی چوہدراہٹ کے بُت پاش پاش کر دیئے گئے۔ افتادہ و پسماندہ طبقات کو جتنا تحفظ و احترام رسولِ رحمت نبی کریم ﷺ نے عطا فرمایا، دنیا کے کسی بھی آئین و قانون میں اسکی نظیر نہیں ملتی۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا ہر پہلو روشن، تابندہ، رخشندہ، درخشندہ اور چمکدار نظر آتا ہے۔

انٹرنیشنل رحمۃ للعالمین ﷺ کانفرنس میں ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کا خطاب

حکومت پاکستان کے زیراہتمام دو روزہ انٹرنیشنل رحمۃ للعالمین ﷺ کانفرنس مورخہ 20 نومبر 2018ء کو اسلام آباد میں منعقد ہوئی، جس میں وزیراعظم پاکستان عمران خان نے خصوصی شرکت کی۔ وفاقی وزیر مذہبی امور ڈاکٹر نور الحق سمیت ممبران اسمبلی، سینٹرز، کابینہ اراکین، حکومتی وزراء و شخصیات کے علاوہ ملک بھر سے مختلف مکاتب فکر سے علماء و مشائخ، محققین، ڈاکٹرز، پروفیسرز اور عالمی اسکالرز نے بھی کانفرنس میں شرکت کی۔ کانفرنس میں ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے تحریک منہاج القرآن کی نمائندگی کی اور خصوصی خطاب کیا۔

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تاجدار کائنات نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کو انقلاب آشنا فرمایا۔ کسی بھی معاشرہ میں جب طبقاتی تقسیم رنگ ونسل اور ذات پات کی بنیادوں پر ہو تو وہ معاشرہ کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ نے اہل مدینہ کو سماجی انقلاب عطا کیا۔ آقا علیہ السلام نے معاشرہ عرب کو رنگ ونسل کی قید سے نکال کر برابری اور تقویٰ کی بنیاد پر قائم کر دیا۔

تاجدار کائنات نے ریاستِ مدینہ میں معاشی انقلاب بھی بپا کیا، حضور ﷺ نے معیشتِ مدینہ کو ایسا استحکام بخشا کہ سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کو جب ریاست نے پکارا تو وہ اپنا سارا مال پیش کر دیتے ہیں۔ آقا علیہ السلام کا معاشی انقلاب یہاں تک نہیں رکا بلکہ یہ مواخات کی تاریخ اور معجزہ ہی تھا کہ وہ انصار مدینہ جو کل تک کسی کو جانتے نہ تھے، وہ اپنے مہاجر بھائیوں کو نصف مال کا مالک بنا رہے تھے۔ یہ حضور ﷺ کے معاشی انقلاب کی ایک جہت ہے۔

آقا علیہ السلام نے ریاستِ مدینہ میں سیاسی انقلاب بھی بپا کیا۔ آقا علیہ السلام نے نظامِ سیاست میں میثاق مدینہ کی شکل میں انسانی تاریخ کا پہلا تحریری دستور عطا فرمایا۔ آپ ﷺ نے امتِ واحدہ کا لقب دیا، جو آج ''ون کنٹری ون نیشن'' بن گیا۔ آپ ﷺ نے مدینہ کی ریاست کو دارالامن بنا کر قیامت تک کے لیے ترقی کی منازل طے کرنیوالی ریاست بنا دیا۔

❁❁❁❁❁

منہاج یونیورسٹی لاہور، کانووکیشن 2018ء

منہاج یونیورسٹی طلباء کی روحانی تربیت بھی کر رہی ہے

کانووکیشن سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، گورنر پنجاب چودھری محمد سرور
ڈاکٹر حسین محی الدین، ڈاکٹر محمد اسلم غوری، ڈاکٹر حسن شبیری و دیگر کا خطاب

رپورٹ: طاہر شکیل

منہاج یونیورسٹی لاہور کا کانووکیشن 25 نومبر 2018ء کو یونیورسٹی میں منعقد ہوا، جس کی صدارت چیئرمین بورڈ آف گورنرز شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کی۔ گورنر پنجاب چوہدری محمد سرور مہمان خصوصی تھے۔ حجتہ الاسلام وائس چانسلر آف رضوی اسلامک سائنس یونیورسٹی ایران ڈاکٹر سید محمد حسن وحدتی شبیری، ڈپٹی چیئرمین بورڈ آف گورنرز منہاج یونیورسٹی ڈاکٹر حسین محی الدین قادری اور چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، چیئرمین پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن ڈاکٹر نظام الدین، وائس چانسلر ڈاکٹر محمد اسلم غوری، ناظم اعلیٰ MQI خرم نواز گنڈا پور، پرووائس چانسلر ڈاکٹر شاہد سرویا، ڈاکٹر ہرمن روبوک اور کرنل (ر) محمد احمد شامل تھے۔

سٹیج سیکرٹری کی ذمہ داری میڈم ثمرین خرم آفتاب (ڈائریکٹر سوشل میڈیا) نے ادا کی۔ تلاوت اور نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد رجسٹرار منہاج یونیوسٹی کرنل (ر) محمد احمد نے کانووکیشن کا باقاعدہ آغاز کیا۔

☆ وائس چانسلر منہاج یونیورسٹی ڈاکٹر اسلم غوری نے استقبالیہ کلمات پیش کیے اور جملہ مہمانانِ گرامی کو خوش آمدید کہتے ہوئے یونیورسٹی کی کارکردگی کے حوالے سے گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ منہاج یونیورسٹی کا قیام 1986ء میں عمل میں آیا، اس وقت سے لے کر آج تک وقت کی ضرورت اور تقاضوں کے مطابق یہ اِدارہ اپنی سماجی، تعلیمی، عملی اور مذہبی ذمہ داریا ں نہایت جانفشانی اور توجہ سے نبھا رہا ہے اور ان شاء اللہ آگے بھی نبھا تا رہے گا۔ منہاج یو نیورسٹی میں بارہ Faculties موجود ہیں، جن میں تجربہ کار اور روشن خیال اساتذہ طلباء و طالبات کی ذہنی اور روحانی تربیت کررہے ہیں۔ منہاج یونیورسٹی میں جہاں تعلیمی معیار اعلیٰ سطح کا ہے وہیں طلباء کی روحانی تربیت کے لئے بھی انتظام موجود ہے۔ہم روایت اور جدت کو ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ ٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم پر بھی بھرپور توجہ دی جاتی ہے۔

☆ وائس چانسلر رضوی اسلامک یونیورسٹی ایران ڈاکٹر حسن شبیری نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے عالمی میلاد کانفرنس کے انعقاد اور منہاج یونیورسٹی میں منعقد ہونے والی عالمی بین المذاہب کانفرنس کے عظیم اقدامات پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو مبارکباد پیش کی اور منہاج یونیورسٹی کے اعلیٰ تعلیمی معیار، کارکردگی اور اکیسویں صدی کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے منہاج یونیورسٹی کے تعلیمی پراجیکٹس کو خراج تحسین پیش کیا۔

☆ گورنر پنجاب چوہدری محمد سرور نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں منہاج یونیورسٹی لاہور کے بورڈ آف گورنرز کے چیئرمین شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی اسلام، تعلیم اور سماجی شعبے میں عوامی خدمات کا معترف ہوں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے انتہا پسندی کے خاتمے اور فروغ امن کے لئے اسلام کا نقطہ نظر پیش کیا اور ان کے پیش کیے گئے بیانیہ کے

بعد ہم بیرونی دنیا میں فخر کے ساتھ یہ کہنے کے قابل ہوئے کہ اسلام ہر قسم کی انتہا پسندی اور نفرت سے پاک دین ہے۔ میں خوش ہوں اور متاثر بھی کہ آج منہاج یونیورسٹی پاکستان میں تعلیمی چیلنجز کو حل کرنے کیلئے نہایت سرگرم عمل ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری صاحب نے دہشت گردی کے خلاف فتویٰ صادر فرمایا اور مسلمانوں کا ایک مثبت اور پر امن چہرہ عالمی سطح پر پیش کیا۔ امتِ مسلمہ کا ایک مثبت امیج بنانے میں ڈاکٹر صاحب کا کردار قابلِ تعریف ہے۔

طلبہ و طالبات علمی و عملی طور پر اپنے آپ کو مضبوط کریں، اچھے انسان بنیں، معاشرے میں مثبت کردار ادا کریں، روحانیت کو مادیت پرستی پر ترجیح دیں کیونکہ یہی انسانیت کی معراج ہے۔

☆ ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے تقریب میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا منہاج یونیورسٹی کے طلباء دنیا کے مختلف ملکوں میں پاکستان کی نمائندگی کررہے ہیں۔ تعلیم کے ساتھ تربیت ہمارا امتیاز اور خصوصیت ہے۔ ڈگری حاصل کرنا بڑی کامیابی نہیں بلکہ علم حاصل کرنے کے بعد ذمہ دار شہری بننا اصل ہدف ہے۔ منہاج یونیورسٹی عصری علوم کی فراہمی کے ساتھ روحانیت کا بھی مرکز ہے۔

ایک پڑھا لکھا آدمی وہ نہیں ہوتا جس کا مقصد صرف ڈگری لینا ہے بلکہ پڑھا لکھا آدمی وہ ہے جسے اس کی تعلیم شعور بخشے اور وہ ایک ذمہ دار شہری بن کر معاشرے کی ترقی میں مددگار ثابت ہو۔ منہاج یونیورسٹی اسی سوچ کا حامل ادارہ ہے یہاں آپ کو صرف کتابی علم ہی نہیں دیا جاتا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ آپ کو روحانی تربیت اور عملی زندگی کے حوالے سے راہنمائی بھی فراہم کی جاتی ہے۔ منہاج یونیورسٹی ٹیکنالوجی کے میدان میں بھی دوسری یونیورسٹیز سے آگے ہے۔ یہاں کی لائبریری میں دنیا بھر کی کتب موجود ہیں، انٹرنیٹ کی سہولت سے لے کر Digital Laboratories بھی ہمارے ادارے کا حصہ ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا وژن اس یونیورسٹی کا نصب العین ہے۔ 1986ء میں شیخ الاسلام کی سربراہی میں بننے والا یہ ادارہ آج ترقی کی منازل تیزی سے طے کر رہا ہے۔

School of Peace and Counter Terrorism اور School of Religion and Philosophy منہاج یونیورسٹی کے ایسے شعبے ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔ ان شعبہ جات کا آغاز صرف منہاج یونیورسٹی نے کیا ہے جو کہ ایک بڑی کامیابی ہے۔ اسی سال 3G Award for Social Responsibility بھی منہاج یونیورسٹی کے حصے میں آیا ہے۔ اس کامیابی پر ہم اللہ پاک کے نہایت شکر گزار ہیں، یہ اعزازات ہم سب کے لئے باعثِ فخر ہیں۔

☆ چیئرمین پنجاب ہائیر ایجوکیشن کمیشن ڈاکٹر نظام الدین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ منہاج یونیورسٹی کے طلبہ ایک منفرد یونیورسٹی کا حصہ ہیں، یہاں نہ صرف جدید تعلیم دی جاتی ہے بلکہ یہاں پر دینی لحاظ سے بھی طلباء و طالبات کو تربیت فراہم کی جاتی ہے۔ یہ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری کی معاشرے کیلئے قابل ذکر کاوش ہے۔ رزق حلال کیساتھ ساتھ معاشرے میں اپنا مثبت کردار ادا کرنا بھی طلبہ کی معاشرتی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کے زیر سایہ ان تمام چیزوں کی تربیت یہاں ہوتی ہے۔ ان کا اس معاملے میں کردار سراہے جانے کے قابل ہے۔

☆ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام طلبہ و طالبات تحسین و مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی کا ایک اہم اعزاز حاصل کر لیا ہے۔ یاد رکھیں! تعلیم اور علم میں فرق ہے۔ Education ایک روایتی طریقہ ہے جو آپ کو علم (Knowledge) کی طرف لے جاتا ہے۔ جب انسان مختلف چیزوں کو جاننا چاہتا ہے تو اس کی سوچ کا زاویہ تبدیل ہوجاتا ہے، اس لیے کہ علم آپ کو شعور دیتا ہے۔ جب مختلف سوچ کے زاویے جمع ہوتے ہیں تو اسی وقت ہی علم آپ پر عیاں ہوتا ہے۔

آپ تعلیم حاصل کر چکے ہیں یعنی ایک مرحلہ طے ہوگیا ہے دوسرا مرحلہ علم کا ہے اور اس سے آگے معرفت کا قدم ہے۔ جو چیز آپ کو پڑھائی گئی ہو وہ اگر آپ کو سمجھ آجائے تو یہ معرفت کا درجہ ہے۔ یہ Understanding آپ کو حقیقت کے

ادراک کیلئے غور وفکر کرنے پر ابھارتی ہے۔ آپ کو ان چیزوں کو حاصل کرنے کیلئے عشق و جنون میں جانا پڑتا ہے۔

علم اور نخرہ اکٹھے نہیں ہوتے، نخروں سے علم نہیں ملتا۔ لہذا علم کیلئے پہلا دروازہ عاجزی ہے۔ میں تین تین دن فاقہ کشی کے بعد کتابوں کیلئے پیسے بچاتا اور ان سے استفادہ کرتا تھا۔ بھوک مجھے محسوس نہیں ہوتی تھی کیونکہ میرے دل اور روح کو علم سیراب کرتا تھا۔ میں کھانے کے پیسے بچاتا اور ان سے غریبوں کی مدد کرتا یا پھر کتابیں خریدتا، یہ عمل میری بھوک کو مٹا دیتا تھا۔ علم تب ہی اپنا آپ دوسروں پر "وا" کرتا ہے جب کوئی جنون سے اس کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ جنون اور عشق علم حاصل کرنے کیلئے نہایت ضروری ہے۔

اہل علم بھی دو طرح کے ہوتے ہیں: ایک وہ جو لکھے ہوئے کو Explain کرتے ہیں، یہ لوگ توجیہی علم کے محتاج ہوتے ہیں۔ لکھا ہوا چھین لیا جائے تو وہ گونگے ہیں۔ دوسرے اہلِ علم وہ ہیں جو علم تخلیق کرتے ہیں، وہ لکھے ہوئے کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ اللہ ان کے دلوں اور دماغوں میں علم کے چشمے جاری کر دیتا ہے، جس سے وہ بنجر اذہان کو سیراب کرتے ہیں۔ Creative لوگ نئے علم دریافت کرتے ہیں، اس لیے کہ ہر لمحہ ایک نئی تخلیق ہوتی ہے خدا کی تخلیق میں کبھی بھی Repetetion نہیں ہوتی، بظاہر چیز ایک جیسی لگتی ہے لیکن اندر سے وہ مختلف ہوتی ہے۔ سورج کا نکلنا اور غروب ہونا بھی ایک مثال ہے جو بظاہر تو روز ایک طرح کا لگتا ہے مگر روزانہ مختلف وقت پر نکلتا اور غروب ہوتا ہے جو کہ خدا کی تخلیق کا شاہکار ہے۔

اہلِ علم تنگ نظر نہیں ہوتے، جو تنگ نظر ہیں، اصل میں وہ علم کو اپنے اندر داخل ہی نہیں کر پائے۔ علم وسعت کا نام ہے، جس طرح ربوبیت میں وسعت ہے اسی طرح اس کے عطا کردہ علم میں بھی وسعت موجود ہوتی ہے۔ اسی طرح جو جامد ہوجائے وہ بھی علم نہیں ہے۔ علم طہارت ہے جو علم متحرک ہوجائے اس کی طہارت سے سارا جہاں فیض یاب ہوتا ہے۔ علم دہشتگردی کا نہیں بلکہ امن کا درس دیتا ہے، جو دہشتگردی کا درس دے، وہ علم نہیں بلکہ جہالت ہے۔

عزیز طلبہ! آپ نے یونیورسٹی سے ڈگری لے لی اب آپ نے وہ ڈگری حاصل کرنی ہے جو زندگی کے امتحان سے ملے گی اور وہ ڈگری اچھا انسان بننے کی ڈگری ہے۔ علم کو ہدایت میں تبدیل کریں۔ آپ اب ایک باشعور، باعلم اور باکردار انسان کے طور پر ابھریں اور اپنی عملی زندگی میں اخلاق اور نیک کردار کو شامل کریں۔ میں آپ سب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کے اچھے مستقبل اور علم کی آپ کی زندگی میں مثبت شمولیت کیلئے دعا کرتا ہوں، اس لیے کہ علم تب ہی فائدہ مند ہے جب وہ آپ کو اچھا کردار اور اخلاق دے۔

☆ کانووکیشن میں گورنر پنجاب چودھری محمد سرور، شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری، محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری اور وائس چانسلر محترم ڈاکٹر اسلم غوری نے اعلیٰ تعلیمی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلباء و طالبات کو اسناد اور گولڈ میڈل دیئے۔

کانووکیشن میں 1701 طلباء وطالبات میں ڈگریاں تقسیم کی گئیں، گولڈ میڈل حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کی تعداد 45 تھی، رول آف آنرز حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد 140 جبکہ میرٹ سرٹیفکیٹ 158 کامیاب طلباء و طالبات نے حاصل کیا۔

☆ منہاج یونیورسٹی لاہور کے کانووکیشن میں بریگیڈیئر (ر) محمد اقبال، ڈاکٹر شاہد منیر وائس چانسلر یونیورسٹی آف جھنگ، ڈاکٹر رفیق بلوچ، پروفیسر ڈاکٹر خلیق الرحمٰن، ڈاکٹر زاہد ضیاء، مسٹر نعیم اقبال، مسٹر ساجد لطیف، مسٹر محمد عزیر شاہ، مسٹر میجر (ر) عبدالرزاق، محمد سہیل، مسٹر ثاقب مجید، جمشید اقبال چیمہ، سعدیہ سہیل رانا، شوانہ بشیر ایم پی اے، سابق وفاقی سیکرٹری تعلیم قیصر شہزاد، بیرسٹر عامر حسن، فیصل بٹ، ڈائریکٹر Academics ڈاکٹر خرم شہزاد، ڈائریکٹر ایڈمن کرنل (ر) مبشر، ڈائریکٹر مارکیٹنگ میڈم رابعہ علی، چیئر پرسن سکول آف ماس کمیونیکیشن میڈم روبینہ سعید، چیئر مین Examination ڈیپارٹمنٹ صبیح صلاح الدین اور ہر طبقہ زندگی کی نمایاں شخصیات نے بھی خصوصی شرکت کی اور طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے منہاج یونیورسٹی کے تعلیمی معیار اور کارکردگی کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ ❁❁❁❁❁

منہاج انسٹیٹیوٹ برائے قرآت وتحفیظ القرآن کی تقریب تقسیم اسناد

"منہاج القرآن کے تعلیمی ادارے ماں کی گود کی طرح ہیں"

جس نے قرآن سے رہنمائی لی وہ کبھی ناکام نہیں ہوا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تقریب میں شرکت، خصوصی گفتگو

رپورٹ: میاں محمد عباس نقشبندی

منہاج انسٹیٹیوٹ برائے قرأت و تحفیظ القرآن کے زیراہتمام تکمیل حفظ قرآن کرنے والے طلبہ و طالبات کے اعزاز میں 8 دسمبر 2018ء کوتقسیم اسناد کی تقریب منعقد ہوئی، جس کی صدارت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کی جبکہ ڈائریکٹر جنزل خانہ فرہنگ اسلامی جمہوریہ ایران آغائی علی اکبر رضائے فرد مہمان خصوصی تھے۔ تقریب میں چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن ڈاکٹر حسن محی الدین، صدر تحریک منہاج القرآن ڈاکٹر حسین محی الدین، پرو وائس چانسلر منہاج یونیورسٹی ڈاکٹر شاہد سرویا، ڈاکٹر رحمٰن آصف، بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان، مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، جی ایم ملک، پرنسپل تحفیظ القرآن محمد عباس نقشبندی نے بھی خصوصی شرکت کی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ماضی میں تعلیم اور صحت کے شعبوں کو کاروبار میں بدلا گیا، اب وقت آ گیا ہے کہ مفادِ عامہ کے ان دونوں شعبوں تک عام آدمی کی رسائی کو ممکن بنایا جائے۔ 70 سالوں میں تعلیم اور صحت کے شعبے پر کبھی سنجیدگی سے توجہ نہیں دی گئی، تعلیم اور صحت پہلی ترجیح ہوں گے تو ملک ترقی کرے گا، تعلیم کے بغیر کبھی کسی ملک نے ترقی نہیں کی، پاکستان میں تعلیم کاروبار بن چکی ہے، اس شعبہ میں پیسہ لگا کر کمائی کی جاتی ہے۔

منہاج القرآن کے تعلیمی اداروں میں دینی و دنیاوی تعلیم دونوں کا حسین امتزاج ہے، پاکستان سمیت دنیا کے 90 ملک میں قائم تعلیمی اداروں اور انسٹیٹیوٹس میں کسی بھی شخص کی ذاتی انویسٹمنٹ نہیں ہے، منہاج القرآن کی انویسٹمنٹ امتِ مسلمہ کی اگلی نسلوں کی ترقی کے لیے ہے۔ منہاج القرآن کے تعلیمی اداروں کی جدوجہد ہے کہ آنے والی نسلوں کو شعور اور کردار ملے، ملک و قوم ترقی کرے، پرامن و مستحکم معاشرہ قائم ہو۔ امتِ مسلمہ کو اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنے کیلئے علم وتحقیق کی طرف آنا ہو گا۔ منہاج القرآن کے تعلیمی اداروں میں ایسی تربیت دی جاتی ہے اور کردار سازی کی جاتی ہے جس سے سوسائٹی باکردار ہو سکے۔ منہاج القرآن کے انسٹیٹیوٹ ماؤں کی گود کی طرح ہیں۔ تحفیظ القرآن کے اساتذہ اور قرآن کریم حفظ کرنے والے بچے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اس لیے کہ جس نے قرآن سے رہنمائی حاصل کی وہ کبھی ناکام نہیں ہوا،

تقریب میں پرنسپل میاں محمد عباس نقشبندی، محترم قاری صاحبان قاری عبدالخالق، قاری غلام مرتضیٰ، قاری اویس رضا، ارسلان انجم، قاری حسن، قاری مبشر حسن، قاری محمد اصغر، قاری اللہ بخش نقشبندی و دیگر اساتذہ کو اعلیٰ تعلیمی خدمات انجام دینے پر خصوصی شیلڈز دی گئیں۔

محترم میاں محمد عباس نقشبندی نے اختتامی کلمات میں کہا کہ منہاج انسٹیٹیوٹ برائے قرأت و تحفیظ القرآن سے اب تک 4 ہزار طلباء و طالبات حفظ قرآن کی سعادت حاصل کر چکے ہیں سال 2018ء میں منعقدہ آج کی اس تقریب میں 74 حفاظ اور 36 حافظات کو تکمیل حفظ قرآن پر اسناد دی گئیں۔

شعبہ تحفیظ القرآن و منہاج یونیورسٹی کے اساتذہ کرام کے ساتھ بچوں کے والدین بھی اس موقع پر موجود تھے۔ تقریب میں قرآن کریم حفظ کرنے والے طلبہ و طالبات میں اسناد، میڈلز و دیگر انعامات تقسیم کیے گئے۔ اس موقع پر بچوں نے قرآن حکیم کی تلاوت سے شرکاء کے قلوب و ارواح کو منور کیا۔ ❀❀❀

انا للہ وانا الیہ راجعون

گذشتہ ماہ محترم ڈاکٹر غلام محی الدین قادری (جھنگ۔ عالمی میلاد کانفرنس میں شرکت کے لیے لاہور کے راستے میں ایک حادثے میں شہید ہوگئے)، محترم محمد رفیق نجم (نائب ناظم اعلیٰ کوآرڈینیشن) کے خالو جان محترم حاجی محمد شریف اور تایا جان محترم رحم دین (فیصل آباد)، محترم سید محمودالحسن جعفری (نائب ناظم تحریک منہاج القرآن سنٹرل پنجاب) کی خالہ جان، محترم عبدالسلام (ڈیزائنر منہاج القرآن پبلی کیشنز) کے چچا جان، محترم محمود احمد قادری (PP-153 لاہور) کی والدہ، محترم جمشید اختر (قذافی پارک۔ مریدکے)، محترم خلیل احمد بھٹی (مریدکے) کی والدہ، محترم راجہ حسن محمد نسیم (ناظم ممبرشپ اسلام آباد) کی سالی، محترم محمد حنیف آرائیں (ناظم ممبرشپ NA-53 اسلام آباد) کا بھانجا اورکزن، محترم جاوید اقبال قادری (دھیرکوٹ۔ آزادکشمیر)، محترم اخلاق احمد طور (سیالکوٹ) کی والدہ، محترم قاری ظہیر احمد (ڈنمارک) کے والد، محترم حکیم محمد ظفر اقبال (کوٹ مومن) کے چچا اور بھتیجا، محترم حافظ ظہیر عباس طاہر (ٹھیٹھہ بیرا) کے بابا جان، محترم مختار احمد بھٹی (ہجن) کی چچی، محترم محمد شعیب اور محترم محمد زبیر (ہجن) کے بھائی، محترم منصب علی سعیدی (ہجن) کا بھتیجا، محترم حکیم نصیر احمد نظامی (ہجن) کی والدہ، محترم شیخ محمد اکرام (ہجن) کی والدہ، محترم حاجی محمد اسحاق (تاندلیانوالہ) کا بھتیجا، محترم محمد رضوان (مریدوالہ) کے بھائی، محترم محمد سلیم قادری (سلونی جھال) کے بھائی، محترم انیس الرحمان (ماموں کانجن) کی دادی جان، محترم دوست محمد کھچی (تاندلیانوالہ)، محترم محمد آصف زر (تاندلیانوالہ) کی تائی جان، محترم عامر ریاض احسن (سمندری) کے ماموں جان، محترم ڈاکٹر عابد علی قادری (بادشاہ پور ملک وال) کی زوجہ، محترم محمد عثمان چٹھہ (چک 34 مریدکے) کے سسر، محترم نعیم طاہر (گوجرانوالہ) کی پھوپھو جان، محترم عمران نذیر خمینی (پی پی 92 گوجرانوالہ) کی والدہ، محترم امین ساجد کمیانہ (اوکاڑہ) کی نانی جان، محترم محمد عرفان ڈاہر (جاکے چیمہ) کے والد، محترم شیخ زاہد محمود (پی پی 35 سیالکوٹ) کی پھوپھو جان، محترم عبدالجبار صدیقی (فاروق آباد)، محترم ٹیپو سلطان (امراؤ کلاں تارڑ)، محترم قاری محمد اقبال (ضلعی ناظم جھنگ) کی والدہ اور محترم حیدر نواز چٹھہ (مڑھ چٹھہ) قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرکزی سیکرٹریٹ اور گوشہ درود میں موجود احباب نے جملہ مرحومین کی مغفرت و بخشش کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

انتقالِ پُرملال

گذشتہ ماہ محترم جواد حامد (ڈائریکٹر ایڈمن) کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے انتقال کرگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے انتقال پر گہرے دکھ اور غم کا اظہار کرتے ہوئے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں مرحومہ کی بخشش ومغفرت کے لیے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تحریک منہاج القرآن کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، صدر منہاج القرآن ڈاکٹر حسین محی الدین قادری اور جملہ عہدیداران نے محترم جواد حامد سے دلی تعزیت کا اظہار کیا اور مرحومہ کی بخشش و درجات کی بلندی کے لیے دعا کی۔

مقاماتِ مقدّسہ کی زیارات مع مکمل رہنمائی

مکہ مکرّمہ، مدینہ منوّرہ، بدرشریف، وادیِ طائف، خیبر، مدائن صالح اور دیگر تمام تاریخی مقامات کی تفصیلی زیارات؛ مکمل رہنمائی کے ساتھ۔

VIP Services

ائیرپورٹس پر آنے جانے کے لیے ہماری خدمات حاصل کریں۔

مکہ مکرّمہ میں رابطہ کے لیے

محمد اُسامہ ناظم

+966598972815

+966563854580

مدینہ منوّرہ میں رابطہ کے لیے

خادِم حسین طاہر

+966552660300

+966597764865

کارکنان و تنظیمات متوجہ ہوں!

تجدید واحیائے دین، دعوت وتبلیغ حق، اصلاح احوال امت اور ترویج واقامت اسلام کے عظیم مصطفوی مشن کے فروغ کے لئے کوشاں

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن

فی شمارہ: 35 روپے
سالانہ خریداری: 350 روپے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور تحریک منہاج القرآن کے مصطفوی پیغام کو اپنے علاقے میں موجود پبلک لائبریریز، کالجز، سکولز، عوامی مقامات دوست احباب اور علاقے کی موثر شخصیات تک پہنچانے کے لئے

سالانہ خریداری کی صورت میں تحفہ بھجوائیں

365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور فون: 042-111-140-140 Ext:128
www.minhaj.info Email:mqmujallah@gmail.com

قائد ڈے نمبر فروری 2019ء

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 68 ویں سالگرہ کے موقع پر حسب روایت امسال بھی ماہنامہ منہاج القرآن قائد ڈے نمبر شائع کرنے کا اعزاز حاصل کررہا ہے۔ یہ شمارہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قومی و بین الاقوامی سطح پر امن و محبت کے فروغ اور بیداریٔ شعور کیلئے کی جانے والی ہمہ جہتی خدمات پر مشتمل ہوگا۔

اس سلسلے میں آپ بھی ماہنامہ منہاج القرآن کو اپنی خصوصی معیاری تحریریں بجھواسکتے ہیں۔ علاوہ ازیں قائد ڈے کے موقع پر آپ کی طرف سے **مبارکبادی پیغامات** کی صورت میں اشتہارات کی بکنگ بھی جاری ہے۔

آپ اپنی تحریر، مضامین اور اشتہارات سے متعلقہ اشاعتی مواد مورخہ 10 جنوری 2019ء تک ماہنامہ منہاج القرآن 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور ارسال کرسکتے ہیں۔

فون 042-111-140-140 Ext-128، mqmujallah@gmail.com

مرکزی نظامتِ تربیت اور منہاج کالج برائے خواتین کے باہمی اشتراک سے
ملک بھر کی خواتین کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے مختصر دورانیے کے کورسز پر مشتمل

منہاج ٹریننگ اکیڈمی برائے خواتین کا آغاز

ایک اور دو ماہ کے دورانیے پر مشتمل شارٹ کورسز

دینی علوم و فنون سیکھنے کا نادر اور بہترین موقع

داخلے جاری ہیں

- تجوید و قرات
- ترجمہ و تفسیر
- عرفان القرآن کورس
- فنِ خطابت
- فقہی مسائل
- عقائد کورس
- فنِ نعت
- عربی اور انگلش لینگویج کورس

ہاسٹل اور میس کی سہولت

چھ کورسز پر مشتمل ''فہم دین کورس'' دورانیہ 3 ماہ جنوری 2019ء سے کلاسز کا آغاز

برائے رابطہ: منہاج کالج برائے خواتین ٹاؤن شپ لاہور
Tel: 042-35116785, 35111013, 3516795, 35123279
Cell: 0300-4160881, 0313-4806584
E-mail: unimcw@gmail.com www.minhaj.edu.pk/mcw

اسلام آباد: تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام کنونشن سنٹر میں منعقدہ میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس سے ڈاکٹر حسین محی الدین قادری خطاب کر رہے ہیں

کانووکیشن منہاج یونیورسٹی لاہور 2018ء

تحفیظ القرآن انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام تقریبِ تقسیم اسناد

Monthly
MINHAJ-UL-QURAN
JAN-2019
LAHORE
Regd CPL No.41